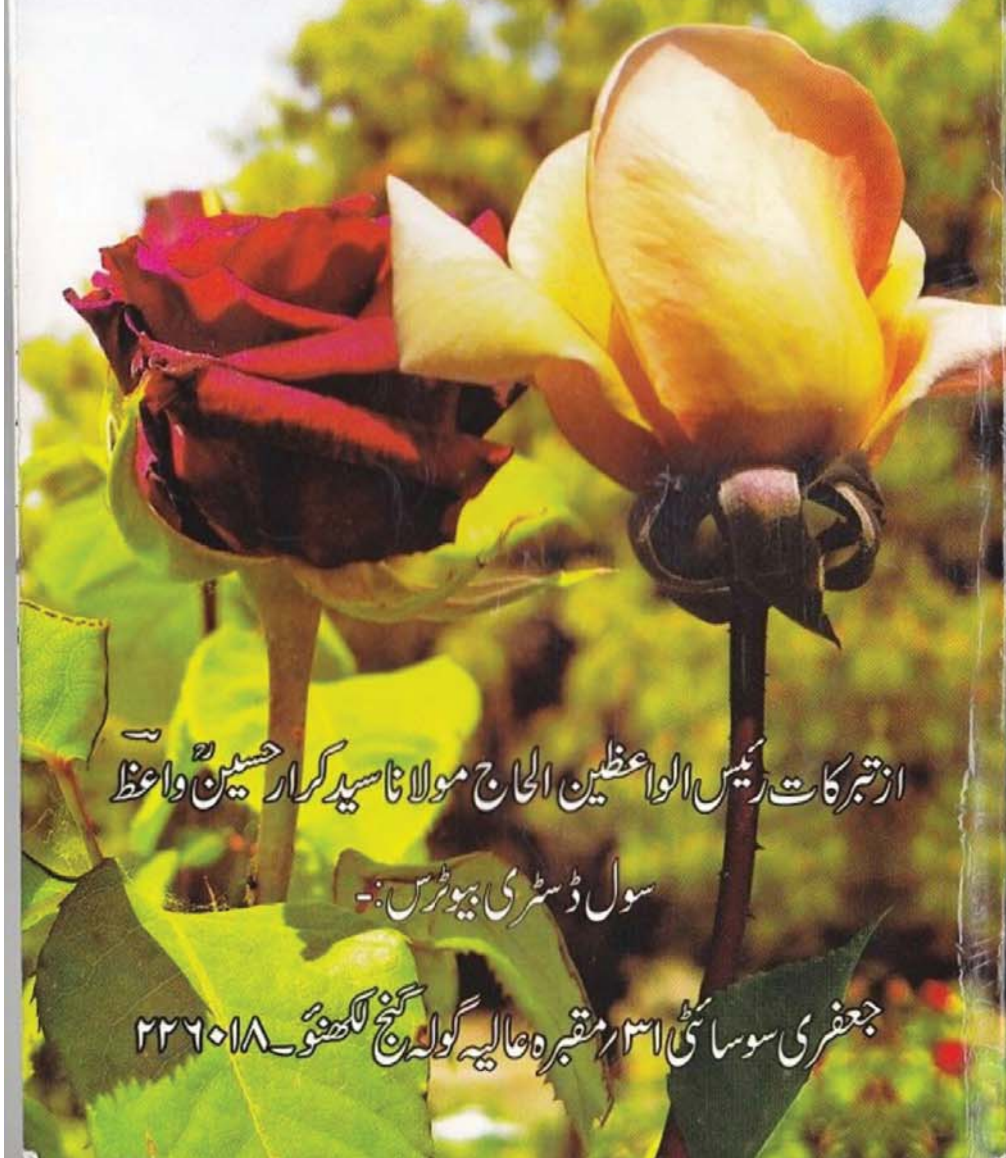
غیر شیعہ حضرات اس کتاب کو نہ پڑھیں!!

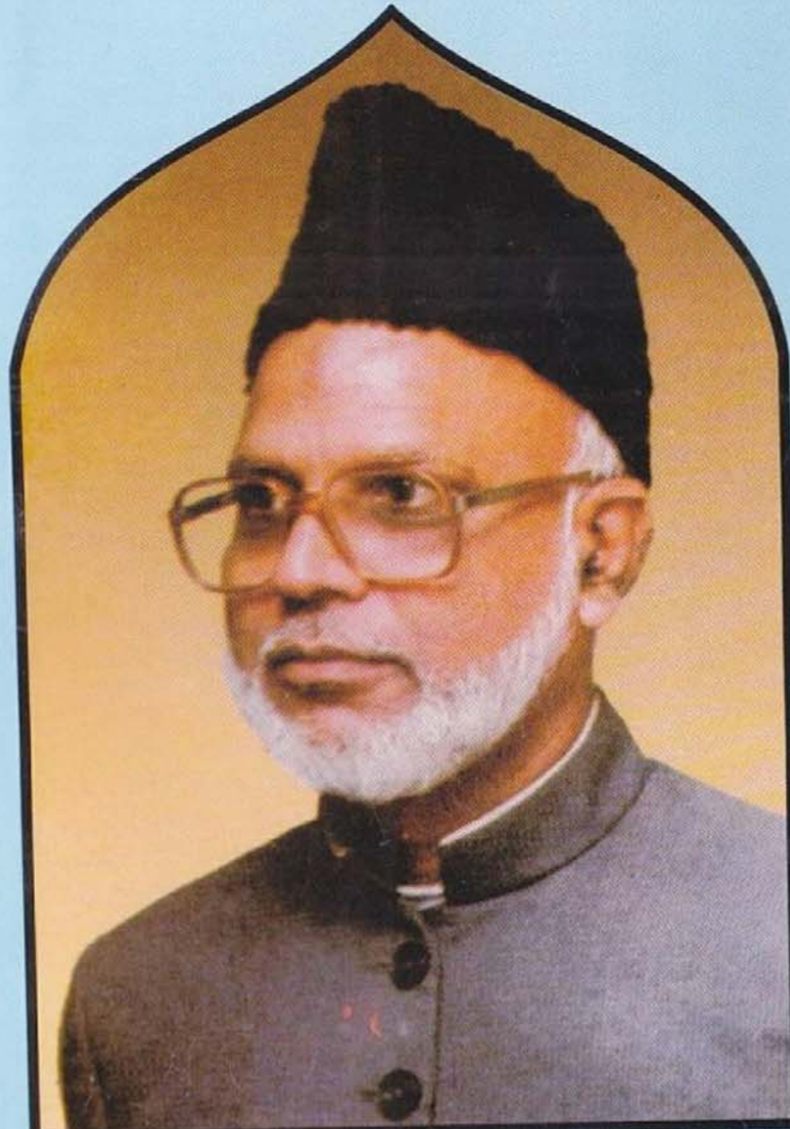
چھیڑ خوباں سے چلی جائے......



از تبرکات رئیس الواعظین الحاج مولانا سید کرار حسینؒ واعظ

سول ڈسٹری بیوٹرس:-

جعفری سوسائٹی ۳۱؍مقبرہ عالیہ گولہ گنج لکھنؤ۔۲۲۶۰۱۸



رئیس الواعظین الحاج مولانا سید کرار حسینؒ واعظ

1

﴾۱۱﴿

اتنکرموتھم و انا سھیل طلعت بموت اولاد الزنا

بال کی کھال

معروف بہ تازیانہ

رد ''رسالہ متعۃ المسمی بہ جوڑ ا بغیر نکاح''

از قلم حقیقت رقم

حضرت مولانا ابولولو صاحب
(سابق امام اہلسنت والجماعت)

شائع کردہ
انجمن تحفظ ناموس رسول گورکھپور

باراوّل

۱۹۶۶ء

پبلشرز

انجمن تحفظ ناموس رسول

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش رنگ سے   بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

لکھنؤ اور جون پور کے بعد بنارس اور محمود آباد بھی سنی شیعہ فساد کا مرکز ہو گیا ابھی بنارس اور محمود آباد کے فتنے فرو بھی نہ ہونے پائے تھے کہ قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کی فضا کو بھی خارجیوں نے مسموم کر دیا   مبارکپور وہ آبادی ہے جہاں شیعہ سنی فساد کی کوئی نظیر نہیں ملتی لیکن جب باہر کے منحوس قدم وہاں پہونچے تو ان نامبارک ذاتوں نے وہاں کے شیعہ سنی مذہب کی خوشگوار فضا کو بھی زہر آلود کر دیا۔

شیعہ یقیناً روادار ہیں لیکن ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے جب طوفان بدتمیزی کا پانی سر سے گذرنے لگتا ہے تو حریت نفس و آزادی ضمیر کو رواداری کے مقبرہ میں دفن کرنے پر وہ تیار نہیں۔ رسالہ ''بال کی کھال'' محمد ہاشمی جیلانی کچھوچھوی کے مزخرفات کے جواب میں ترکی بہ ترکی لکھا گیا ہے کوئی بات، کوئی چیز اور کوئی جواب حوالہ بغیر نہیں درج کیا گیا۔ جیلانی اور ان کے ہم مشرب غور سے پڑھیں اور اگر ضمیر اجازت دے تو اپنے ہی اوپر لعنۃ اللہ علی الکذبین دم کریں   یہ صحیح ہے کہ اس رسالہ میں قلم سے کہیں کہیں لفظوں کی جگہ شعلے نکلے ہیں مگر ایسا کرنے پر جیلانی نے ہم کو مجبور کر دیا تھا۔

متعہ کے مسئلہ پر علماء شیعہ نے اہل سنت والجماعت کے نامی گرامی عالموں کو ہمیشہ چت کیا مگر یہ ایسے جیالے غیرت دار ہیں کہ ہر بار اٹھ کر کہتے ہیں کہ ''اب پٹکو تو جانیں''   علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں کہ ''اس میں کلام نہیں کہ متعہ عہد اسلام میں رائج

تھا اور یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ علماء اہلسنت اس وقت تک یہ ثابت نہیں کر سکے کہ اس کا رواج کب ممنوع قرار دیا گیا"۔ (رسالہ نگار لکھنؤ جلد ۲۴ شمارہ ۵ نومبر ۱۹۳۳ء)

اپنے ہاتھوں سے پلا کر وہ پشیمان ہوئے زہر کا ہائے تیرے حق میں دوا ہو جانا

میں بیحد ممنون ہوں حضرت مولانا ابولولو صاحب کا کہ انھوں نے ہماری استدعا پر آنا فانا جواب تیار کر دیا اتنی جلدی جواب کا تیار کر دینا معجزہ ہی سمجھا جاتا مگر معجزہ نہیں اس لئے کہ مولانائے موصوف "گھر کے بھیدی" ہیں انھیں معلوم ہے کہ کون سی چیز سنی الماری کے کس حصہ میں رکھی ہے ہاتھ بڑھایا اور اٹھا لیا۔

یہ "کتاب" سنی مذہب کے بطلان کے لئے نہیں لکھی گئی لیکن اگر مولانا کے نیزۂ قلم کی دھمک سے سنیت کی بوسیدہ دیوار زمین دوز ہو رہی ہو تو اس کی ذمہ داری مولانا کے سر نہیں "البادی اظلم" کے اصولی قانون کی رو سے اس کے ذمہ دار جیلانی کچھوچھوی ہی ہیں جنہوں نے اس سلسلے کا آغاز کیا۔

اس کے بعد ہماری کتابوں ۱ دوستی حسینہ ۲ نفاق الشیخین کا انتظار کیجئے۔

والسلام علی من اتبع الھدی

مالک اشتر

سکریٹری انجمن تحفظ ناموس رسول

۲۳ راگست ۱۹۶۶ء

متعہ اہلسنت کے گھر میں

متعہ جس کو کچھوچھوی اور ان کے ہم مشرب حضرات غیر شرعی اور مثل زنا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں۔ اسے قرآن وحدیث اور تاریخ وسیر شرعی ثابت کرتے ہیں ثبوت ملاحظہ ہوں قرآن میں آیت موجود ہے "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا" (پارہ ۵ سورہ نساء آیت ۲۴)

جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دیدو اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد آپس میں (کم وبیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا (ہر چیز سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔

(۱) "إن المراد بهذه الايته حكم المتعة و هي عبارة عن ان يستاجر الرجل
المراة بمال معلوم الى اجل معين فيجامعها"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶ طبع مصر)

یعنی اس آیت سے مراد حکم متعہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کی مقررہ رقم دے کر ایک معین مدت کے لئے اجیر بنا کر منفعت حاصل کر سکتا ہے۔

(۲) امام رازی اس سلسلے میں بحث کرتے ہوئے ارشاد فرماتے (عربی عبارت طول کے خوف سے حذف کی جاتی ہے) ہیں۔

''حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر فرمایا کہ آنحضرت کے زمانہ میں دو متعہ جائز اور مشروع تھے میں ان دونوں کو روکتا ہوں ایک متعۃ الحج اور دوسرا متعۃ النکاح۔ عمر کا یہ کہنا اس بات پر نص ہے کہ متعہ نکاح رسولؐ خدا کے زمانہ میں (مشروع) تھا اور حضرت عمر کا اس سے منع کرنا اور روکنا دلالت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں (متعہ کا حکم ہرگز) منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ حضرت عمر ہی نے اسے منسوخ کیا۔

عمر کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ متعہ سرورؐ انبیاء کے زمانہ میں جائز و مشروع تھا منسوخ نہیں ہوا تھا اور نہ اس کا کوئی ناسخ ہے سوائے اس کے کہ عمر نے اپنی طرف سے اسے منسوخ کر دیا تو جب رسولؐ کے زمانہ میں منسوخ نہیں ہوا تو عمر (جنہوں نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھ سے زیادہ مسائل شرعیہ عرب کی عورتیں جانتی ہیں) کے منسوخ کرنے سے وہ منسوخ نہیں ہوسکتا۔

اسی آیت کے ضمن میں مفسر کبیر رازی ایک روایت کو یوں نقل کرتے ہیں (عربی عبارت طول کے خوف سے حذف کی جاتی ہے)

(۳) ''عمارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے متعہ کے بارے میں سوال کیا کہ آیا یہ کوئی بری چیز ہے یا نکاح ہے تو ابن عباس نے جواب دیا کہ نہ متعہ

بری چیز ہے اور نہ نکاح ہے میں نے پوچھا کہ پھر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ متعہ ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں (فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ الایہ) ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے سوال کیا کہ کیا متعہ کا کوئی عدہ ہے تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں متعہ کا عدہ ایک حیض (طُہر) ہے پھر اس کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے تو ابن عباس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶ طبع مصر)

اس سلسلے میں اپنے جلیل القدر مفسر علامہ حافظ جلال الدین سیوطی کی روایت پڑھو۔ وہ لکھتے ہیں۔

(۴) مجاہد کہتے ہیں کہ اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے۔

(دیکھو اپنی تفسیر در منشور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ طا مصر ۱۳۱۴ھ)

(۵) حکم سے سوال کیا گیا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہوگئی ہے فرمایا نہیں اور جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اگر متعہ کو عمر نہ حرام کرتا تو دنیا میں شقی کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا۔

(دیکھو در منشور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ طا مصر ۱۳۱۴ھ)

(۶) عمران بن حصین صحابی (جو تمہارے نزدیک اعاظم صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں) فرماتے ہیں کہ آیت متعہ اللہ کی کتاب میں نازل ہوئی اس کے بعد کوئی آیت اس کی ناسخ بن کر نازل نہیں ہوئی اور رسول اللہ نے اس کا حکم دیا اور ہم لوگوں نے آپکی معیت میں متعہ کیا اور حضرت نے وفات فرمائی مگر قطعی اس سے

منع نہیں فرمایا پھر ایک شخص (عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کیا

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶ ط مصر و بخاری جلد ۳ صفحہ ٦٦ کتاب التفسیر باب لا تحلقوا الخ)

(۷) روایت ہے کہ اصحاب رسول نے آں حضرت سے جب عورتوں کی جدائی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں سے متعہ کرلو

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶ ط مصر)

(۸) جابر ابن عبداللہ اور سلمی بن الاکوع کو کہتے ہیں کہ ایک دن ہماری طرف رسولؐ خدا کا منادی آیا اور اعلان کیا کہ جناب رسولؐ خدا نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

(دیکھو اپنے امام احمد حنبل کی مسند جلد ۴ صفحہ ۵۱)

آنحضرتؐ اور شیخین نے متعہ کیا

(۹) روی الترمذی فی جامعه من حدیث ابن عباس قال تمتع رسول الله وابوبکر و عمر

جامع ترمذی میں ابن عباس سے یہ روایت منقول ہے کہ آں حضرت و ابوبکر و عمر نے متعہ کیا۔

(دیکھو دراسات اللبیب صفحہ ۷۷ ط لاہور ۱۲۸۴ھ)

(۱۰) عن جابر انه سئل عن متعه النساء فقال استمتعنا علی عهد رسول الله وابی بکر و عمر ثم منعها عمر

جناب جابر سے سوال کیا گیا کہ آپ متعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہم آں حضرتؐ ابوبکر اور عمر کے عہد میں متعہ کرتے تھے اور بعد میں عمر نے اس سے منع کیا۔

(دیکھو ملا علی متقی کی کتاب کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ حیدر آباد ۱۳۱۴ھ)

حلت متعہ پر امام مالک کا فتویٰ

(۱۱) قال مالك (المتعة) هو جائز

امام مالک نے فرمایا کہ متعہ جائز ہے

(دیکھو شرح کنز الدقائق صفحہ ۸۹ کتاب النکاح ط مصر ۱۳۱۲ھ)

(۱۲) اول مجمر سطع فی المتعه مجمر اٰل زبیر

دنیا میں سب سے پہلے متعہ کی جو انگیٹھی روشن ہوئی وہ آل زبیر کی مجمر تھی۔

(دیکھو مروج الذہب بر حاشیہ تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۱۶۵ ط ذات التحریر مصر ۱۳۰۳ھ

ان جملہ روایتوں سے حسب ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

- آنحضرت نے متعہ کا حکم دیا اور اسے کبھی منسوخ نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پائی
- خود آنحضرتؐ نے متعہ کیا۔
- اصحاب نے متعہ کیا۔
- ابوبکر و عمر جیسے بوڑھوں نے بھی متعہ کیا۔
- مفسرین و محدثین اہل سنت اس کے قائل تھے۔

● زبیر کائنات میں پہلے متعائی دولہا۔ ابوبکر کی لخت جگر اور عائشہ کی دوشیزہ بہن اسماء کائنات کی پہلی متعائی دلہن اور عبداللہ بن زبیر زمانہ کی پہلی متعائی اولاد تھی۔

● متعہ عہد رسالتمآبؐ ابوبکر کی پوری اور عمر کی حکومت میں بھی بہت دنوں تک جاری وساری رہا۔

● عمر نے اس کو حرام کیا جس کا انہیں کوئی اختیار نہیں تھا۔

کچھ چھوی صاحبزادے بتاؤ کہ اگر متعہ غیر مشروع اور مثل زنا کے ہے تو کیا ابوبکر وعمر نے متعہ کرکے زنا کا ارتکاب کیا متعہ کرنے والے اصحاب حرام کار تھے کیا زبیر نے اسماء سے زنا کیا تھا۔ کیا تمیمی خاندان کی دوشیزہ نے جوش جوانی میں بدمست ہو کر غیر مشروع طریقہ پر اپنے باغ جوانی کے شیریں ثمر کو توڑنے دیئے اور کیا عبداللہ بن زبیر تخم حرام ہی تھے؟

حوالہ جات بالا سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ متعہ قطعی طور پر ایک ایسی شرعی راہ ہے جس پر چل کے انسان اپنے کو معصیت زنا سے محفوظ رکھ سکتا ہے شرع شریف نے اسی بنا پر متعہ کا حکم دیا تا کہ انسان زنا جیسی برائی سے محفوظ رہ سکے مگر عمر کو یہ بات نہیں بھائی لہذا انہوں نے اسے اپنی دانست میں حرام کر دیا۔

اب کسی ایسی شیعہ روایت جو متعہ کو جائز اور شرعی بتاتی ہو اس پر اعتراض کرنا نادانی اور جہالت ہے میاں صاحبزادے پہلے اپنے علماء کو گالیاں دوان کو زنازادہ کہہ لو پھر ہم سے

گفتگو کرنا اب تم اپنے اول فول اور بکواس کا جواب سنو۔

روایت ۱ پر تم نے یہ نوٹ لگایا ہے۔

[''یہ اتنا مقدس ومتبرک فعل ہے کہ اس سے رسول کا بھی دامن عصمت نہ بچ سکا۔ (معاذ اللہ) لیکن دیگر انبیاء کرام اس سے محفوظ رہے'']

جب تمہاری کتابوں سے بھی یہ ثابت کیا جاچکا کہ متعہ مشروع ہے تو ظاہر ہے کہ مقدس ومتبرک ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں اس کے پہلے جو روایتیں ہم نے نقل کی ہیں اسے ایک بار پڑھ لو کہ کس نے متعہ کیا؟ کیا اعتراض کرنے میں تمہیں اب شرم نہ آئے گی۔
تم لکھتے ہو

[(۲۔ متعہ پر عمل کرنے والا مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں
گویا رسول کو .... (حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ
سے) فرمانے کے بجائے معاذ اللہ یہ فرمانا چاہیئے کہ
متمتع مجھ سے ہے اور میں متمتع سے ....]

جس روایت پر تم نے یہ اعتراض وارد کیا ہے اصل عبارت یہ ہے "ہر کہ آنرا قبول کند وبآنعمل کند واحیاء آں کند از من باشد ومن از وی راضی"

(دیکھو منہج الصادقین جلد اول صفحہ ۳۴۷ ملا فتح اللہ شیرازی)

اس عبارت میں یہ کہاں ہے کہ متعہ کرنے والا مجھ سے ہے اور میں متعہ کرنے والے

سے ہوں۔اس عبارت سے بدیہی طور پر یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ متعہ کرنے والا میری امت سے ہے اور میں اس سے راضی ہوں سو چو تم اور تمہارے پیر و مرشد عبدالعزیز صاحب تحفہ اثناء عشریہ کتنا سفید جھوٹ بول رہے ہیں کیا تمہارے مذہب کی گاڑی میں جھوٹ کا پہیہ لگا ہے؟

نکاح کے سلسلہ میں تمہارے ہاں بھی یہ حدیث موجود ہے "**من رغب عن سنتی فلیس منی**" جو شخص میری سنت (نکاح) سے پھرا وہ مجھ سے نہیں ہے

(دیکھو مشکوۃ صفحہ ۲۷ ط لکھنو ۱۳۱۹ھ)

جو مطلب اس حدیث کا ہے وہی مطلب اس عبارت کا ہے۔

میاں صاحبزادے! حضور کی حدیث سمجھنے کے لئے علم وعقل کے علاوہ نفس و ذہن کی طہارت بھی ضروری ہے۔ حدیث دانی کا فن قبر کی مجاوری سے نہیں حاصل ہوسکتا۔

تم بکواس کرتے ہو کہ

[۳۔"جس نے متعہ سے انکار کیا اس نے نبوت سے انکار کیا"
اب تک تو مجھ کو صرف اس بات پر ہی حیرت تھی کہ ایک بار متعہ کرنے سے آدمی منصب حسینیت پر کیسے فائز ہوسکتا ہے۔ لیکن۔ یہ دیکھ کر حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی کہ منکر متعہ منکر نبوت ہوتا ہے۔ اسی قسم کے تفقہ پر ناز ہے دنیائے شیعیت کو (حالانکہ ان کی دنیا تنگ ہے) کہیں منکر مستحبات منکر نبوت سمجھا

جاتا ہے؟]

(۱) "متعہ کرنے والا منصب حسینیت پر فائز ہوتا ہے" یہ تمہاری سمجھدانی کا قصور ہے شیعہ روایت میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں یہ تمہاری مشق تحریف ہے کہ تم اپنی طرف سے مطلب گڑھ کر دوسرے کو متہم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہو۔ صاحبزادے منصب اور درجہ میں فرق ہوتا ہے ابو جہل کا دماغ تمہاری کھوپڑی میں کہاں سے آگیا۔

(۲) تمہیں حیرت واستعجاب نہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ یہ حقیقت ہے کہ جو منکر "متعہ" ہوگا وہ منکر نبوت بھی ہوگا کیوں کہ اللہ کے معصوم نبی نے اس کا حکم دیا اور نبوت میں شک کر کے عمر نے اس کو حرام کیا اب جو حرمت متعہ کا قائل ہوگا وہ عمری ہوگا اور جو حلت متعہ کا قائل ہوگا وہ محمدی ہوگا۔

(۳) دنیائے شیعیت کو اپنے تفقہ پر اسلئے ناز ہے کہ انکی فقہ شیطان کے دسترس سے باہر ہے اور تمہاری فقہ تمام تر اس قیاس کی بوسیدہ دیوار کے سہارے ہے جس کا معمار اول ابلیس رجیم ہے۔

(کنزالعمال جلد ا صفحہ ۵۳ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد)

(۴) یقیناً ہمارے لئے دنیا تنگ اور تمہارے لئے کشادہ ہے اس لئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ "**الدنیا سجن للمومن وجنّة للکافر**" دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے تمہیں تو اس دنیا میں جنت ہی کا لطف آتا ہے؟

(۱) جوسنت کوحقیر جانے گاوہ کافر ہوگا۔

(درمختار جلدا صفحہ ۲۱۸ وہدایا جلدا صفحہ ۵۴۱ بحوالہ حقیقہ الفقہ انعقہ صفحہ ۱۸۱)

(۲) جوسنت کو ہلکا جان کر برابر ترک کرے وہ کافر ہے

(مقدمہ ہدایا جلدا صفحہ ۷۷ بحوالہ حقیقہ الفقہ صفحہ ۱۸۱)

(۳) جوسنت کوحق نہ جانے گاوہ بھی کافر ہوگا

(درمختار جلدا صفحہ ۲۱۸ جلدا صفحہ ۵۴۱ بحوالہ حقیقہ الفقہ انعقہ صفحہ ۱۸۱)

(۴) کسی نے کہا کہ ناخن تراشنا سنت ہے دوسرے نے کہا میں نہیں تراشوں گا تو کافر ہے۔

(مالابد صفحہ ۹۰ بحوالہ حقیقہ الفقہ صفحہ ۱۸۱)

اب توتم حیرت واستعجاب کی منزل میں نہ ہو گے اور تمھیں اپنے کفر کا یقین کامل ہو ہی گیا ہوگا؟ تم بکتے ہو کہ

[''جب بحالت متعہ مرد وعورت ایک ساتھ بیٹھتے ہیں تو فرشتے اترتے ہیں باہم ہمکلام (ہنسی مذاق) ذکر وتسبیح کا حکم رکھتا ہے۔ ہاتھ یا (اور بھی کچھ) پکڑیں تو گناہ جھڑتے ہیں جب بوسے کا لین دین شروع کردیں تو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے ایک نیکی بڑھتی ہے ایک گناہ کم ہوتا ہے دس درجے بلند ہوتے ہیں بس اپنی ماں اور بہنوں کو دوسروں کی آغوش ہوس میں اور دوسروں کی بہنوں کو اپنی آغوش محبت میں بھینچتے رہے'']

فضائل متعہ کی تضحیک کر کے جو کہ حکم رسول اور سنت صحابہ ہے اپنی ذات کی خباثت اور

کمینگی ہی کا ثبوت نہیں دیا بلکہ اپنے کفر کے اعلان کے ساتھ ساتھ دیا اور بھی کچھ پکڑیں کہکر اپنی قدیم عادت کا تذکرہ بھی کردیا ہاں میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری عادتیں بچپنے ہی سے بگڑی ہیں مگر جو تم پکڑے ہوئے ہو اس میں گناہ ہے اور جس ہاتھ سے تم نے یہ فعل قبیح کیا ہے اب اس سے قلم نہ پکڑو ہمارے مذہب کے مضبوط وآہنی قلعہ پر سنگ باری کی حماقت کرنے سے قبل ذرا اپنے مذہب کے کمزور تنکوں کی جھونپڑی کو بھی دیکھ لیا ہوتا اور اپنے دین (جو دراصل بے دینی ہے) کے تین پیروں والے اس اونٹ کو بھی دیکھ لو جو تمہاری نیلائی شریعت کو اپنی پیٹھ پر لادے بلبلائے رہا ہے کہ میں دین کا اونٹ ہوں دین کا اونٹ میری کون سی کل سیدھی ——— لو اور یہ روایت پڑھو

پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا .... نہیں کوئی عورت حاملہ ہو اپنے شوہر سے مگر ہوئے واسطے اس کے اجر مانند رات عبادت کرنے والے اور دن کے روزہ دار اور لڑنے والے راہ خداوند تعالیٰ کے اور نہیں ہے کوئی عورت کہ جس کو دردِزہ ہو مگر ملتا ہے اس کو ہر درد میں ثواب آزاد کرنے کے بندے کا اور ہر مرتبہ لڑکے کے پستان چوسنے میں ثواب آزاد کرنے غلام کا .... حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ عورتوں کو بہت سا ثواب عطا ہوا

پس گروہ مردوں کا کیا حال ہے حضرت ہنسے اور فرمایا نہیں ہے کوئی مرد جو اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ کر ٹہلتا ہے مگر لکھی ہے خدا نے واسطے اسکے نیکی اور جو اسکی گردن میں ہاتھ پیار سے ڈالتا ہے تو اس کے واسطے اس کے نیکی میں اور عورت سے جب مباشرت کرتا ہے تو

دنیا سے اور جو چیز کہ اس میں ہے اس سے بہتر ہوتا ہے اور جب واسطے غسل کے اٹھتا ہے اور سر کے بالوں پر پانی ڈالتا ہے تو لکھی جاتی ہے اسکے واسطے نیکی اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں گناہ اس کے اور بلند کیا جاتا ہے درجہ اس کا —— اور خداوند تعالیٰ فخر کرتا ہے اس کے غسل کرنے سے اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ دیکھو طرف بندے میرے کے کہ ٹھنڈی رات میں کھڑا غسل کرتا ہے جنابت سے اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ میں پروردگار اس کا ہوں گواہ رہو تم اس بات پر کہ بخشا میں نے اس کو۔

(دیکھو اپنے جد اعلیٰ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ زبدۃ السالکین صفحہ ۸۰ طلکھنوٗ'')

اور سنو ''میاں بیوی کے پاس بیٹھ کر محبت اور پیار کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بہتر ہے۔'' (دیکھو بہشتی زیور حصہ چہارم صفحہ ۲)

متعہ کے ثواب پر معترض دریدہ دہن فرزندان روایتوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ اب تم میرے سوالوں کا جواب دو۔

(۱) جب آں حضرت نے حاملہ عورت کا اجر و ثواب بیان فرمایا تو عائشہ کے منہ میں پانی آیا تھا یا نہیں۔ دردزہ کی تکلیف پر خدا عورتوں کو جو اجر ثواب دیتا ہے جب عائشہ نے اس کو سنا تو انکے کلیجہ میں ہوکیں اٹھیں تھیں یا نہیں اس لئے کہ ان بیچاری کو حمل اور دردزہ وغیرہ سے خدا نے محروم رکھا تھا۔ عورتوں کو ملنے والے ثواب میں سے عائشہ کو کوئی ثواب نہیں ملا اس لئے کہ ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تو گمان غالب بلکہ یقین ہے کہ انہوں نے کسی کو پستان چسایا بھی نہیں ہوگا

تمہارے والد کا انتقال ہو چکا ہے تمہاری ماں بیچاری اب اس حدیث میں بیان کئے ہوئے ثواب سے محروم ہوگی تم لائق اولاد ہو لہذا جلد از جلد کسی کی آغوش میں ان کو ڈال دو تا کہ وہ زندگی بھر ثواب اکٹھا کرتی رہے اور اپنے تاریک گھر میں ثوابوں کا راڈ روشن کرلیں۔ تم نے اب تک کیوں نہیں کیا مردوں کا ثواب بھی عائشہ نے پوچھ کر بتا ہی دیا تم اب تک کیوں کنوارے ہو اپنی ماں اور بہنوں کی آغوش محبت میں بھنچتے رہو اور ثواب کماتے رہو تم ایسا کرلو اس لئے کہ تمہارے دین اور مذہب میں محرمات سے نکاح جائز ہے۔ لو دیکھ لو

۞ اگر آلہ تناسل پر کپڑا الپیٹ کر محرمات (ماں بہن خالہ وغیرہ) سے جماع کیا جائے تو جائز ہے (عین الہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۲ بحوالہ حقیقۃ الفقہ)

۞ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں بہن بیٹی وغیرہ) ان سے نکاح کر کے اور حلال جان کر صحبت کرے تو حد نہیں ہے۔ (ترجمہ مختار جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ نولکشور لکھنو)

(۶) تم نکاح متعہ پر چراغپا کیوں ہو رہے ہو اپنی ماں بیٹی بہنوں اور پھوپھیوں سے کھیل کھیلو دوسروں کے ہاں نسبت لے کر جانا اپنی بہنوں کو دوسرونکی آغوش کی زینت بنانا سنی مذہب کو قبول نہیں ہے لہذا تم لوگ اپنے گھر کی دولت حسن کو سر بازار نہ لاؤ گھر کا مال گھر ہی میں خرچ ہوگا وہاں کی کوئی عورت رانڈ یا بیوہ نہیں ہوگی اس لئے کہ گھر کا ہر مرد ہر عورت کا شوہر اور ہر عورت ہر مرد کی بیوی۔ آہاہا کیا

مساوات ہے اے سبحان اللہ مذکورہ بالا روایتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنی حضرات اسی ریل پیل میں منہمک رہتے ہوں گے اور رہنا بھی چاہیے اب ایسے کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کون کرے یہاں تو نفس کو آسودگی بھی ملتی ہے اور مرنے کے بعد جنت بھی سچ ہے ع

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

(۷) آج کوئی سنی کسی غلام کو آزاد نہیں کرتا اس لئے وہ دور غلامی ختم ہو گیا لہذا تم لوگوں کو چاہیے کہ اپنی ماں بہنوں خالاؤں اور پھوپیوں کے پستانوں کو چساتے رہو تا کہ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا رہے پتہ نہیں اب فرشتوں کو چھٹی ملی یا نہیں؟

تم بکتے ہو۔

[''جو متعہ گاہ میں انتظام کرے اس کو بھی ثواب ملیں گے'']

قاعدہ سے ثواب ملنا چاہیے اگر ثواب کے عوض عذاب ملے گا تو ابو بکر نے اپنی لخت جگر اسماء کے متعہ کا انتظام کیا اس میں وہ معذب ہو جائیں گے ـــــ نہیں فرزند غیر رشید تم کو متعہ کے منتظم کیلئے کے بھی عذاب نظر آرہا ہو گا جو زنا اور لواطہ کا انتظام کرے اس میں تمہیں ضرور ثواب ہی نظر آتا ہو گا اس لئے کہ تمہارا اور تمہارے پیشوا عمر کا مذاق ہی یہی تھا۔ سنو

''اغلام......کا جنت میں بھی وجود ہو گا۔'' (دیکھو در مختار جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ۱۶۳)

دیکھا تم نے یہ ہے تمہارا مذہب جسے جنت کی عزت و حرمت کا بھی پاس و لحاظ اور خوف خدا نہیں ہے۔ اصل میں ساون کے اندھوں کو ہمیشہ ہرا ہی نظر آتا ہے اسی لئے تم لوگوں نے بھی جنت کو اپنا گھریلو چکلہ خانہ سمجھ رکھا ہے۔ ہاں بھائی کیوں نہ ہو۔

یہ جواں امنگیں یہ چھوتے ارماں
تم بکتے ہو کس کی جھولی میں یہ انمول ستارے بھر دوں

[''ایک دفعہ متعہ کرنے والے کو امام حسنؑ کا مرتبہ دو دفعہ متعہ کرنے والے کو امام حسینؑ کا مرتبہ تین دفعہ متعہ کرنے والے کو حضرت علیؑ کا درجہ چار مرتبہ متعہ کرنے والے کو رسولؐ خدا کا درجہ ملتا ہے''۔

نوٹ: ناظرین شائد مولوی صاحب یہ کہنا بھول گئے کہ......
پانچ دفعہ متعہ کرنے والے کو خدائے ذوالجلال کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ''نعوذ باللہ'']

اپنے کو سنی کہکر سنت رسالت کا مذاق اڑانے والے تجھے تو درجہ اور مرتبہ کا بھی فرق نہیں معلوم تو تیری حدیث دانی میں حدیث کا مفہوم کیونکر سمائے گا اصل روایت میں درجہ کی لفظ ہے درجہ کے لئے صراح میں موجود ہے کہ درجہ لغتہً پایہ پائگاہ، طریق راستہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اپنی جہالت نادانی اور عصبیت

کی وجہ سے تم درجہ کو مرتبہ اور منصب سمجھ رہے ہو جبکہ حدیث کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ ان معصومین کے نقش قدم چلنے والا ان کے طریقہ کو اپنانیوالا ہی ان کے ساتھ جنت میں ہوگا اس لئے کہ وہ متعہ کو شرعی سمجھ کر عمر کی مخالفت میں متعہ کرتا ہے۔ متعہ شریعت کا حکم اور رسول کی سنت ہے جیسا کہ اس کے قبل تمہاری کتابوں سے ثابت کیا جاچکا ہے اب سنو کہ سنت پر عمل کرنے والے کے لئے آنحضرتﷺ کا فرمان کیا ہے۔

قال رسول اللہ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

آنحضرت نے فرمایا کہ جب امت فتنہ وفساد سے دوچار ہو اس وقت اگر کوئی میری سنت سے متمسک رہے تو اس کو سو شہیدوں کا اجر وثواب ملتا ہے (دیکھو مشکوۃ صفحہ ۳۰ طبع لکھنؤ ۱۳۱۹ھ) جب عمر نے حکم شریعت اور سنت رسول کے خلاف حرمت متعہ کا غیر شریفانہ حکم جاری کر کے حرامزادوں کی کثرت اور زناکاروں کی پشت پناہی کی اور امت اسلامیہ میں عمر کے اس حکم سے فتنہ وفساد پیدا ہوا تو وہ شخص جو عمر کی مخالفت میں متعہ کرے یقینا اس کو سو شہیدوں کا درجہ ملے گا اور اپنی شریعت پر عمل کرتے ہوئے دیکھ کر حضرات معصومین اس مرد مجاہد کو جنت میں اپنے ساتھ رکھیں گے۔

کان میں درد نہ ہو رہا ہو تو ایک اور سن لو

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ جس نے میری

سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (دیکھو اپنی مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۰ طبع لکھنؤ)

تعجب ہے کہ تم کو مشکوۃ المصابیح کی روشنی میں بھی حقیقت دکھائی نہیں دیتی کیا شپرہ چشمی کی بیماری بطن مادر سے لے کر آئے ہو یا مشکوۃ ہی جعلی چراغ کا نام ہے تم بکتے ہو۔

[ایثار صدیقی، جرائت فاروقی، سخاوت عثمانی اور شجاعت حیدری کا مظہر جس کے بارے میں آقائے نعمت یہ فرماتے ہیں کہ "حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں" للہ انصاف کیجئے کہ کیا حسینؑ جیسے بلند پایہ اور اولوالعزم بندے کا مرتبہ اس آدمی کو مل سکتا ہے جو بطور متعہ کسی کنواری لڑکی کو ہم آغوش کر کے لذت جوانی حاصل کرے۔"]

مجموعہ جہالت فرزند تم کو بتا چکا ہوں کہ درجہ اور مرتبہ میں فرق ہے حدیث درجہ کا ذکر کر رہی ہے نہ کہ مرتبہ و منصب کا اور اگر تم درجہ پر اعتراض کرو تو مشکوۃ کی حدیث **معی فی الجنۃ** کا کیا مطلب ہوا۔

نکاح سنت رسول ہے اس سنت پر عمل کرنے کے لئے ایک شخص تمہاری کنواری بہن سے نکاح کرتا ہے اور شب زفاف میں آہنی اپنی باہوں میں لیکر لذت جوانی حاصل کرتا ہے تو ایسا خوش قسمت انسان آں حضرت کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اگر تم اس حدیث پر

اعتراض کر سکتے ہو تو اس پر اعتراض کرو۔ جب سنت نکاح پر عمل کرنے والا آنحضرت کے ساتھ رہ سکتا ہے تو سنت متعہ پر عمل کے ظالمانہ حکم کے خلاف عمل کرنے والا سرکار سیدالشہداءؑ کے ساتھ جنت میں رہے تو کیا قباحت ہے۔تم نے امام حسینؑ میں ابو بکر صداقت عمر کی جرائت اور عثمان کی سخاوت کب دیکھی ہے ثلثہ کے پاس صداقت، جرأت اور سخاوت کا کوئی حبہ موجود تھا؟ جھوٹے کو سچا کہو بھگوڑے کو جری اور خائن و بے ایمان کو سخی سچ ہے

جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی
پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

امام حسینؑ اپنے نانا رسول خداؐ بابا علی مرتضیٰؑ اور بھائی حسن مجتبیٰؑ کے وارث انہیں کے کمالات کے مظہر اتم تھے جن کو بھوکا اور پیاسا سر زمین کربلا پر تمہارے پانچویں خلیفہ معاویہ کے نالائق بیٹے اور تمہارے چھٹے خلیفہ یزید نے قتل کیا ثلثہ کو معاویہ یزید کا ساتھی تو کہ سکتے ہیں مگر حضرت علیؑ امام حسینؑ کا نہیں اسلئے کہ

۱، ۲، ۳، تھے اس طرح حیدر کی جگہ
جیسے قارورے دھرے ہوں جام کوثر کی جگہ

تم بکتے ہو۔

[''عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت و مہر معین کرے (تحفۃ العوام صفحہ ۲۲۶ ...... عورت یہودیہ نصرانیہ

سے (متعہ) مکروہ ہے۔'' (حاشیہ تحفۃ العوام) نوٹ کچھ غور فرمایا آپ نے! روایت ۸ میں عورت کا عفیقہ و مومنہ ہونا ضروری بتایا گیا اور اس کے غیر کو حرام لیکن روایت ۹ سے پتہ چلتا ہے......''

(۱) پہلے اپنے علم و فہم کا ماتم کرو ماتم کرنا تمہارے یہاں بدعت نہ ہوگا اسلئے کہ تم اپنے کو سید محمد صاحب محدث کا بیٹا کہتے ہو او نادان او ناسمجھ تحفۃ العوام کے حاشیہ کی عبارت فتویٰ ہے یا روایت؟ بریلی اور مبارک پور میں اتنے دنوں تعلیم حاصل کی ہے بھاڑ جھونکا ہے جوان بیٹے !اب قبر کی چادروں کی قیمت اور چڑھاوے سے گذر بسر محال ہو جائے گی وہابیت کا زبردست طوفان پیری مریدی کے خس و خاشاک کو بہالے جائے گا لہذا کچھ پڑھ اب تو دو تین حدیثیں یاد کر کے ''محدث اعظم'' بننے والا زمانہ بھی نہیں ہے۔

(۲) ''اس کے غیر کو حرام'' یہ حرام کا مفہوم یا مطلب تم نے کس عبارت سے پیدا کر لیا ہے بے شک حرام کو حرام ہی نظر آئے گا۔اس میں تمہارا قصور نہیں۔

(۳) روایت ۸ کا مفہوم یہ ہے کہ اس عورت سے متعہ کرو جو مومنہ اور عفیفہ ہوتا کہ اولاد صالح ہوں اور فتویٰ یہ ہے کہ اگر مومنہ نہ مل سکے تو یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کر سکتے ہو مگر یہ مکروہ ہے لیکن یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرنے میں بہر حال کوئی حرج اور شرعی قباحت نہیں ہے زن یہودیہ یا نصرانیہ سے متعہ کرنے میں قباحت کیوں پیدا ہوگی جبکہ ان عورتوں سے نکاح تک درست ہے۔

لو اپنے گھر کی چیزیں زہر مار کرو۔

❁ جائز ہے نکاح کتابیہ (ف) یعنی یہودی اور نصرانی عورتوں سے اس واسطہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **والمحصنات من الذین اوتو االکتاب** اور کچھ فرق نہیں درمیان اس بات کے کہ لونڈی ہو یا آزاد

(دیکھو نور الہدیٰ ترجمہ اردو شرح وقایہ ج صفحہ ۷ ط کانپور)

❁ دیکھ لیا جن سے تم متعہ نکاح کو جائز سمجھتے ہو اگر ان سے ہم متعہ کریں تو کیا خرابی ہے؟ جن علماء و واعظین کی مجلس مشاورت میں تمہارے مرحوم والد شریک تھے یا نہیں اس لئے کہ وہ ہمارے علماء و واعظین سے زیادہ دور رہا کرتے تھے پھر ان کو تو دوشیزاؤں کو مرید کرنا بھی رہتا رہا ہوگا نرم نرم ہاتھ جب ان کے ہاتھ پر رکھے جاتے رہے ہوں گے تو تمہارے مرحوم والد کو ایسے نازک وقت میں تمہاری والدہ کی یاد ضرور ستاتی رہی ہوگی کیا تعجب گوشہ چشم سے الھڑ کنواریوں کو دیکھ کر زیرِ لب بڑبڑاتے ہوں ع

ایسے میں کوئی چھم سے آجائے تو کیا ہو

بہت ممکن ہے کہ مرحوم اس مجلس مشاورت میں نہ رہے ہوں اس لئے کہ تمہارا مذہب اصول فطرت سے ہمیشہ باغی رہا ہے تم لوگوں کو بازیوں سی دلچسپی ہے اسی لئے تو اس کا وجود جنت میں بھی ثابت کرنے کے خواب دیکھتے ہو اور اسی لئے

متعہ کو حرام بتاتے ہو۔

میں سمجھتا ہوں تری عشق گری کو ساقی ع
کام کرتی ہے نظر نام ہے پیمانے کا

تم بکتے ہو

[''وہ شخص کہ جس کی شادی ہو چکی ہے اور متعہ کی اسے ضرورت باقی نہیں رہی ہے تو اس کے لئے متعہ اس وقت جائز ہوگا جب وہ کہیں سفر میں جائے اور زوجہ ساتھ موجود نہ ہو......نوٹ: تہذیب الاحکام میں ہے کہ بیوی کے ہوتے ہوئے بھی متعہ مومنہ سے ہی نہیں بلکہ یہودیہ اور نصرانیہ تک سے کر سکتے ہیں'']

تم ان دونوں قولوں میں تضاد کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہو دیکھو لکھا ہے کہ ''جس کی شادی ہو چکی اور متعہ کی اُسے ضرورت باقی نہیں رہی۔'' ظاہر ہے جب ایک شخص کو ضرورت ہی باقی نہیں رہی تو وہ متعہ تو کیا دوسری شادی (نکاح بھی نہیں کرے گا اس لئے کہ اب ضرورت ہی باقی نہیں رہ گئی ہے اور اگر ضرورت ہے تو ایک نکاح کیا شریعت چار تک کی اجازت دیتی ہے اگر پھر ضرورت باقی رہ گئی تو کنیزیں ہیں۔ اگر تم نے اسلام کی تاریخ پڑھی ہے تو تمہیں کنیزوں کا جھرمٹ بیویوں کے علاوہ ملے گا اسی طرح یہاں اگر بیوی کی موجودگی کے باوجود ضرورت پوری نہیں ہوئی تو متعہ کرو متعہ اور اسلام کی

عبارت اس سے انکار کہاں کرتی ہے اور اگر بیوی کی موجودگی سے ضرورت ختم ہوگئی تھی مگر اب سفر میں گئے جہاں متعہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو متعہ جائز ہے افسوس تمہاری سمجھ اتنی خام ہے کہ ایسی صاف وصریح اردو کی عبارت بھی نہیں سمجھ پاتے۔ تم بکتے ہو۔

[''عورت زانیہ اور فاحشہ سے متعہ مکروہ ہے (حاشیہ تحفۃ العوام صفحہ ۲۶۸) میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کوفہ میں ایک عورت ہے جو بدکاری میں مشہور ہے کیا میں اس کے ساتھ متعہ کرلوں امامؑ نے فرمایا جی ہاں متعہ کرلے......امام رضاؑ نے فرمایا اگر عورت ایسی ہو کہ زنا کاری میں مشہور ہے تو اس سے نہ نکاح کیا جائے نہ متعہ۔ (متعہ اور اسلام صفحہ ۹۵)'']

(۱) متعہ مومنہ اور عفیفہ ہی سے کرنا چاہیئے لیکن اگر زن نصرانیہ اور یہودیہ یا زن زانیہ اور فاحشہ سے بضرورت متعہ کرے تو مکروہ ہے اس میں کوئی شرعی یا عقلی قباحت نہیں۔ تمہیں بتاؤ کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی زانیہ اور فاحشہ نکل جائے اور بعد میں توبہ کرلے اور اپنی گذشتہ زندگی پر نادم ہوکر ایک شریف کی طرح زندگی بسر کرنے پر آمادہ ہو تو کیا اس سے نکاح نہیں کیا جاسکتا؟ اگر زن زانیہ اور فاحشہ سے نکاح درست ہوسکتا ہے تو متعہ نادرست کیوں؟۔

(۲) تم نے جو روایت ۱۳ تہذیب الاحکام سے پیش کی ہے اس میں خیانت مجرمانہ سے کام لیا ہے پوری روایت یوں ہے کہ ''صادق آل محمدؐ سے پوچھنے والے نے سوال کیا کہ کوفہ میں ایک عورت ہے جو بدکاری میں مشہور ہے کیا میں اس کے ساتھ متعہ کرلوں تو امامؑ نے فرمایا: **رفعت رائته قلت لا لو رفعت رایته اخذها السلطان قال فقال نعم تزوجها متعة** (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

وہ جھنڈے والی ہے تو اس نے کہا نہیں اگر جھنڈے والی ہوتی تو گرفتار ہوجاتی راوی نے کہا کہ امام نے فرمایا ہاں اس کے ساتھ متعہ کرسکتا ہے۔ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جس عورت کے متعلق راوی نے سوال کیا تھا وہ فاجرہ ضرور تھی مگر پیشہ ور نہ تھی لہذا اس کے ساتھ متعہ کرکے ایک غلط راستہ سے ہٹا کر شرعی راہ کی طرف متعہ کے ذریعہ لانا باعث ثواب ہے نہ کہ لائق عذاب۔ بہت ممکن ہے کہ اگر اس سے متعہ نہ کیا جاتا تو وہ مایوس ہوکر پیشہ ور ہوجاتی لہذا اس پر تمہارا اعتراض لغو ہے کیونکہ ایسی عورتوں سے متعہ تو کیا نکاح بھی کیا جاسکتا ہے۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ ایسی عورتوں سے نکاح نادرست ہے؟

(۳) چودھویں روایت جس میں امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ ''اگر عورت ایسی ہو کہ زنا کاری میں مشہور ہوتو اس سے نکاح نہ کیا جائے نہ متعہ'' یہ بھی درست ہے اس لئے کہ ایسی عورتوں سے نکاح یا متعہ کرنے سے جو اولادیں پیدا ہوں گی ان میں

وہ شرافت اور اسلامی تہذیب و حیا نہ پائی جائے گی جو زن عفیفہ اور مومنہ کی اولادوں میں پائی جاتی ہے لیکن امام رضاؑ نے زنا کاری میں مشہور عورت سے نکاح یا متعہ کو حرام نہیں فرمایا ہے اس لئے اگر کوئی شخص ایسی عورتوں سے متعہ کرے تو مکروہ ہے لیکن نہ کرے تو بہتر ہے اور امام رضاؑ نے یہی فرمایا ہے۔

تم ان روایتوں میں تضاد بیان کو ثابت کرنا چاہتے تھے جس میں تمہیں کامیابی نہیں ہوئی شیعیت کے آسمان کی طرف پھینکا ہوا تمہارا تھوک تمہارے منہ پر پڑا یا نہیں اب ذرا اپنی خیر لو۔

(۱) جو مرد عورت سے کہے کہ میں نے تجھے اس قدر مہر دیا تا کہ زنا کروں اور اس سے زنا کرے تو حد نہیں

(عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۴۱۴، بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲)

(۲) غیر کی منکوحہ سے نکاح کر کے صحبت کرے حلال جان کر یا اپنی مطلقہ عدت والی سے تو حد نہیں۔

(درمختار جلد ۲ صفحہ ۴۱۴، بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲)

(۳) جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو خرچی دیکر زنا کرے تو حد نہیں۔

(درمختار جلد ۲ صفحہ ۴۱۶، بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲)

(۴) زنا بالجبر کرنے سے حد جاری نہیں۔

(درمختار جلد ۲ صفحہ ۴۱۴، بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲)

تمہاری ان معتبر کتابوں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ تم لوگوں کا ہر گھر طوائف نوازی کا اڈہ ہے اور لطف کی بات یہ کہ اس طوائف نوازی کے جذبہ ذوق و شوق نے تمہیں اتنا اندھا کر دیا کہ محرمات و غیر محرمات بھی تمہاری نظر میں کوئی چیز نہیں۔ میاں صاحبزادے تم لوگوں کا یہ ذوق ہوس رانی ؏

ایسا نہ ہو یہ درد بنے درد لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

تم لکھتے ہو

[رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو عورت متعہ کرنے والی رقم متعہ کرنے والے کو فی سبیل اللہ بخش دے یا منکوحہ اپنا مہر بخش دے تو اس کو ہر ایک درہم کے عوض ا چالیس ہزار نور کے شہر بخشے جائیں گے......

نوٹ واہ رے مہر متعہ کو بخش دینے والی فیاض طبع، ایثار پیشہ سخی خاتون کی جزا'']

تو تم چراغ پا کیوں ہو رہے ہو وہ تو عورتوں کی مرضی پر منحصر ہے وہ اپنا مہر بخشیں یا نہ بخشیں انہیں اختیار ہے ہاں اگر کوئی تمہارے گھر متعہ یا نکاح کرے تو اپنے گھر کی ان عورتوں سے منع کر دینا کہ وہ اپنا مہر نکاح یا متعہ کسی قیمت پر معاف نہ کریں گی اس لئے کہ فیاضی یا سخاوت کا گذر جیلانی خاندان میں ناممکن ہے تم اپنی عورتوں کو سکھا دو کہ وہ اپنا مہر نکاح

یا متعہ پائی پائی وصول کرلیں۔

تم بکتے ہو۔

[”واقعی ایسی زاہدہ تارک الدنیا جو شہر کی آبادی سے کنارہ کر چکی۔ ضرور اعتماد کرنا چاہیئے اواس کے تاریک مکان میں چراغ متعہ ضرور جلانا چاہیئے۔ ناظرین کرام دیکھا آپؐ نے امام جعفر صادق کے خاص ہمنشیں ابان بن تغلب راستوں میں آتے جاتے عورتوں کو گھورا کرتے تھے اور نہایت ہی خوبصورت عورتیں نظر آیا کرتی تھیں اسی لئے تو جب نہ جانے کس کی بہو بیٹی پسند آگئی تو متعہ کرنے کے لئے رگ شہوت پھڑک اٹھی اور امامؑ نے بھی اجازت دے دی توبہ توبہ دیکھئے یہ لوگ ان بزرگوں پر کیا کیا تھوپتے ہیں“]

عمر نظر باز تھے

(۱) عمر جناب سرور کائناتؐ سے کہا کرتے تھے کہ آپ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے جناب سرور کائناتؐ برابر اس پر عامل تھے اتفاق سے جناب سودہ بنت زمعہ عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لئے) باہر نکلیں چونکہ وہ طویل القامت

عورت تھیں عمر نے دیکھ کے پہچان لیا پھر بلند آواز سے پکار کے کہا اے سودہ میں نے تم کو پہچان لیا (تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ ط مصر)

(۲) عمر کا بیان ہے کہ میں رفع حاجت کے لئے جب کسی طرف چلا جاتا ہوں تو میری بیوی مجھ پر نظر بازی کا الزام لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ تم فلاں قبیلہ کی جوان لڑکیوں کو گھورنے کے لئے جایا کرتے ہو (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۱ ط لکھنؤ ۱۳۰۲ھ)

دیکھو یہ ہیں تمہارے خلیفہ جو جوان چھوکریوں کو گھورتے چلتے ہیں ان کا یہ گھورنا اتنا مشہور ہو گیا کہ عبداللہ بن عمر کی ماں اسے برداشت نہ کرسکیں عمر کی عادت اتنی بگڑی کہ ازواج نبی کا بھی پاس ولحاظ نہ کیا اور انھیں بھی گھور گھور کر دیکھتے رہے حالانکہ انھیں خیال کرنا چاہیئے تھا کہ اس غول میں ابوبکر کی بیٹی عائشہ اور میری لخت جگر حفصہ بھی رہتی ہے مگر عمر کی نظر باز طبیعت اسے نہ سوچ سکی۔ ع

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

عمر کو تو اپنی آنکھوں کی سینکنے سے غرض تھی اور بس

(۳) جناب جابر نے فرمایا کہ خواہش کی میں نے طرف ایک لڑکی کے تو چھپ کر گیا میں اور دیکھا میں نے اس لڑکی کو اس نظر سے کہ رغبت نکاح اسکے لئے میرے دل میں پیدا ہو۔ (زبدۃ السالکین ترجمہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۹۷ ط لکھنؤ)

صاحبزادے اس روایت کے ذمہ دار تمہارے مورث اعلیٰ عبدالقادر جیلانی ہیں

جب نکاح کے لئے لڑکیوں کو گھورنا لائق مذمت نہیں تو متعہ کے لئے اعتراض کیوں؟ حالانکہ ابان بن تغلب نے یہ کہا تھا کہ نظر آجاتی ہے ''نہ کہ میں گھور کے دیکھتا ہوں'' نبی اور امام کے صحابیوں کا فرق سمجھو۔

(۴) امام کا یہ جواب کہ '' تجھے اس سے کیا تیرا فرض ہے کہ اس کے بیان کی تصدیق کرے جب وہ کہتی ہے کہ میرا خاوند نہیں ہے تو بیشک اس سے متعہ کرلے'' یقینا اس کے قول پر اعتماد کر کے انسانیت کے تاریک مکان میں چراغ متعہ یا نکاح دائم ضرور جلانا چاہئے نہ کہ عمر کی خواہش کے مطابق اسے ہوس بھر چکھ کر زنا کی گندگیوں میں لپیٹ دے اور پھر ہونے والا بچہ کسی طرف کا نہ رہ جائے۔

تم لکھتے ہو کہ۔

> [رویت ۱۷ اگر متعہ ہمارے یہاں عبادت تو آپ کے یہاں بھی عبادت ہے...... بلکہ اسلامی عبادت'' چند سطر کے بعد'' ممکن ہے متعہ سے آدمی کو کبھی معمولی ثواب ملتا رہا ہو (مجرم صفحہ ۱۸۵)]

(۱) تمہارے یہاں بھی متعہ عبادت ہے اور اسلامی عبادت ہے اس کے پہلے روایتوں سے ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ متعہ اسلامی عبادت ہے جس کو تم اور تمہارے '' پرکھے'' مل جل کر غلط ثابت نہیں کر سکتے۔

(۲) ہم وہ پوری عبارت جو مولانا سید کرار حسین صاحب نے مرزا عابد حسین کے

جواب میں تحریر فرمائی ہے جس کا تم نے اقتباس نقل کیا ہے نذر ناظرین کرتے ہیں تاکہ مقصود واضح ہو جائے۔

''اگر متعہ ہمارے یہاں عبادت ہے تو آپ کے ہاں بھی یہ ''عبادت'' ہے بلکہ اسلامی عبادت ہے یقینا اس کے اندر جتنا بھی ثواب ملے کم ہے اس لئے کہ عبادتوں کا ثواب محل وموقع کی تبدیلی سے بڑھ بھی جاتا مثلاً روزہ کا رکھنا ثواب ہے اگر ایک مرد مسلمان کسی ایسے مقام پر روزہ رکھتا ہے جہاں ہر ایک روزہ کا دشمن ہے مگر وہ کسی نہ کسی طرح اپنی جان بچا کر روزہ رکھ لیتا ہے کیا اس روزہ دار کا ثواب اسی قدر ہے جتنا معمولی روزہ دار کا؟ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس عبادت میں جتنی سختی برداشت کی جائے گی ثواب بھی اسی قدر زیادہ ملے گا آج کے مسلمان کے روزہ، نماز، حج زکوٰۃ اور تلاوت قرآن میں اتنا ثواب نہ ہوگا جتنا آگ برساتے ہوئے آفتاب شعلے اگلتی ہوئی زمین کے درمیان اور توے سے زیادہ تپتے ہوئے پتھر پر لیٹ کر بلال نے صرف ''احد'' ''احد'' کہہ کر حاصل کرلیا کیوں؟ صرف اس لئے کہ مومن جتنی سختیاں، مصائب اور شدائد کو برداشت کرے گا اسی قدر اس کی عبادت کا وزن بھی بڑھ جائے گا ممکن ہے۔ متعہ سے آدمی کو کبھی معمولی ثواب ملتا رہا ہو لیکن اب اس میں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا آپ روایتوں میں ملاحظہ فرماتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس حکم الہی کی بجا آوری میں حضرت عمر کے اس حکم سے ہم اختلاف و برأت کا اعلان کرتے ہیں جو خلاف حکم الہی نافذ کیا گیا اور اس لئے بھی ہم کو ثواب زیادہ ملے گا کہ ہم آپ جیسے لومۃ لائم کی پروا کئے بغیر حکم الہی تسلیم

کرتے ہیں ———— ہمارے پاس متعہ کے جواز کی بہترین دلیل حضرت عمر کا فتویٰ حرمت متعہ ہے یعنی حضرت عمر کے حرام کرنے سے ہم نے معلوم کرلیا کہ حضورؐ کے زمانے میں متعہ حلال رہا، حضرت ابوبکر کے زمانے میں بھی متعہ حلال، حضرت عمر نے اس کو حرام کیا چونکہ ہم اس اسلام کو مانتے ہیں جس کے پیغمبر ہادی عالم ہیں لہذا ہم انہیں کے زمانے کی باتیں اور انہیں کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور آپ حضرات اس اسلام کو مانتے ہیں جس کے پیغمبر حضرت عمر تھے لہذا آپ ان کے حکم کی تابعداری کر رہے ہیں یہ تو اپنی قسمت ہے کہ جس کو جدھر لے جائے"۔ (مجرم صفحہ ۱۸۴)

تم نے ناقص اقتباسات سے دنیا کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی جس میں تمہیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوسکی۔

تمہاری حالت اب قابل رحم ہے ؎

کچھ ایسی چٹکیاں لے لیں کسی نے عرض مطلب پر
جگر کی پھانس بن کر رہ گئیں سب حسرتیں تیری

تم لکھتے ہو

["نوٹ۔کوئی عورت کیسی بھی ہو حسین ہو یا مکروہ، خوبصورت ہو یا بدصورت، جوان ہو یا نوجوان اٹھارہ سالہ ہو یا سولہ سالہ، بارہ سال کی ہو یا نو سال کی آپ صرف ساڑھے تین آنے میں متعہ کرسکتے ہیں یعنی "ہر مال تین آنے" واللہ کیا ہی نیلام حسن

ہے......اگر موقع سے ساڑھے تین آنہ بھی نہ رہے تو صرف ایک مٹھی گیہوں دے کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ یہ موجودہ دور کے کسانوں اور غلہ کی دکان رکھنے والوں کے لئے مژدۂ جانفزا ہے......"]

(۱) عبداللہ بن زبیر...... غیظ وغضب میں ماں کے پاس پہونچے اور کہا "اخبرتنی عن بردی عوسجه" یعنی مجھے عوسجہ کی چادروں والا معاملہ بتا ان کی ماں نے فرمایا دم لے بتاتی ہوں وہ یہ کہ ایک دن تیرا باپ رسولؐ خدا کے ساتھ تھا پس عوسجہ نامی نے دو چادریں بطور ہدیہ آں حضرتؐ کی نذر کیں اور آنحضرت نے وہ دونوں چادریں تیرے باپ کو دیں اور تیرے باپ نے ان چادروں کے عوض مجھ سے متعہ کیا اور مجھے تیرا حمل رہ گیا اور تو متعہ سے پیدا ہوا۔

دیکھو رد ہفوات شیعہ المعروف بہ تنزیہ الانساب از مولانا محمد ماہ عالم صاحب چشتی سُنی صفحہ ۱۶ ط نور المطابع لکھنؤ

(۲) ایک چھلہ بھی لوہے کا مہر میں کافی ہوجاتا ہے (المعلم ترجمہ مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۴۴۹)

میاں صاحبزادے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھو کہیں ایسا نہ ہو مبارکپور جلال پور اور ٹانڈہ کے مومنین دو دو چادریں اور ایک ایک لوہے کے چھلے لے کے پہونچیں چادروں اور چھلوں کے عوض تمہارے گھر کا ہر حسین مال نیلام ہوجائے گا۔

(۳) تمہارے گھر کی عورتوں کا مہر کیا ہوتا ہے مجھ سے نہ چھپاؤ لو یہ ذیل کی عبارت

پڑھو۔

شراب اور سور مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے

(شرح وقایہ صفحہ ۹۶ باب المہر طبع نولکشور لکھنؤ ۱۹۰۷ء)

ہمارے ایک مٹھی گیہوں یا ساڑھے تین آنہ پر ناراض ہو گئے مگر سور اور شراب پر راضی و خوشنود ہو سچ ہے ع

ناز سے عشوہ سے غمزہ سے لگا لیتے ہیں
وہ جسے چاہتے ہیں اپنا بنا لیتے ہیں

اور میرے خیال سے تمہارے گھر کی عورتوں کے مہر شراب اور سور ہی کو ہونا چاہیئے ع

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

اے خامہ سوز عقل و دانش کچھ سمجھ میں آیا؟

تم بکواس کرتے ہو

[''نواب واجد علی شاہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بے حد عیاش اور طوائف نواز تھا کیونکہ ۳۶۵ حسینائیں رکھے ہوئے تھا اور کہتا تھا کہ میں نے متعہ کیا ہے تو جب ۳۶۵ عورتوں سے متعہ کرنے پر عوام نے اسے عیاش اور طوائف نواز کے تمغے

ویسے تو اگر آج کا کوئی آدمی ایک ہزار عورتوں سے متعہ کرے گا تو اس کو کیا کہا جائے گا'']

جب واجد علی شاہ سے پوچھا جاتا کہ آپ کے یہاں اتنی عورتیں کیسی ہیں تو فرماتے کہ میں نے متعہ کیا ہے، معترض کا منہ بند ہو جاتا اس لئے کہ جان عالم نواب واجد علی شاہ متعہ کی حلت کے قائل تھے وہ شیعہ تھے عوام کالانعام اگر ان کو عیاش اور طوائف نواز کہتے ہیں تو یہ ان کا کام ہے اور واجد علی شاہ اس کے ذمہ دار نہیں اگر معترض کے اعتراض سے حق بات میں خوف کھایا جاتا تو تعدد ازواج پر غیر مسلم کے اعتراضات سے گھبرا کر مسلمانوں نے شکست تسلیم کر لی ہوتی۔

صاحبزادے کیا تم نے پنڈت کالی پرشاد کی وچتر جیون یا شردھانند کی رنگیلا......نہیں دیکھی ان لوگوں نے کس پر اعتراض کیا ہے اور کیوں؟ تم جسے پھول سمجھ رہے ہو وہ کانٹے ہیں ع

چمن کے رنگ و بو نے اسقدر دھوکے دیئے تجھ کو
کہ تو نے شوق گل بوسی میں کانٹوں پر زباں رکھ دی

ہاں تم سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ سعودیہ عربیہ کے سابق حکمران ابن سعود کے رنگ محل میں دوشیزگان عرب کی پلٹن کیسی جبکہ اسلام نے بیک وقت صرف چار عورتوں کی اجازت دی ہے تو تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں کہ شاہ سعود (جو تم لوگوں کا صاحب الامر تھا) زنا کار و حرام پیشہ تھا اور ہے شائد اسی حرام کاری ہی کی خاطر عمر نے

متعہ کو حرام کیا تھا۔ عمر کے حرمت متعہ کے فتویٰ نے نہ معلوم دنیا میں کتنی ہی ''عیاش اور طوائف نواز'' ہستیوں کو جنم دیا ہے اسے یا پاک زمین کا سینہ بتائے گا یا قیامت کا حشر خیز میدان۔ انتظار کرو۔

تم لکھتے ہو۔

[''مجتہدین اور واعظین اور مجالس کے سلسلہ میں ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور اگر کہیں تعداد معین ہو جاتی کہ دس مہ جبینوں کے سوا باقی ناجائز ہیں تو ان پر یک گونہ پابندی لگ جاتی اور یہ ہر گھاٹ کا پانی نہیں پی سکتے تھے'']

تمہارے مرحوم والد سے زیادہ خانہ بدوش کون رہتا ہوگا کیا وہ اپنی مرید عورتوں سے پیاس بجھاتے تھے؟ نامہربان مسلمان! تمہارے اور ہمارے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم جس گھاٹ کا پانی پیتے ہیں پہلے اس کو طیب و طاہر اور پاک صاف کر لیتے ہیں تاکہ شرع شریف اسے جائز قرار دیدے البتہ تم لوگ جس جس فطری یا غیر فطری گھاٹ کا پانی پیتے ہو حرام و حلال سے آنکھیں بند کر کے بڑی بے پروائی سے مسلم حرام نگلتے چلے جاتے ہو۔ تم کیا باتیں کرتے ہو جب تمہارے مذہب میں ماں، بہنیں اور خالائیں جائز و مباح ہیں تو تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے تم نے اپنے لئے درست کہا ہے ؏

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفویؐ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

تم لکھتے ہو۔

[''حضرت امام رضاؑ نے اپنے بعض اصحاب کو خط میں تحریر فرمایا کہ متعہ میں افراط سے کام نہ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ متعہ کے بدولت اپنے گھروں اور گھر والی بیویوں کو چھوڑ بیٹھو (متعہ اور اسلام علی نقی صاحب)

نوٹ۔ ناظرین آپ کو تضاد نظر آیا کہ نہیں فروع کافی میں تو ہے کہ جتنی عورتوں سے چاہو متعہ کرو لیکن نقی صاحب منع فرما رہے ہیں کہ دیکھو افراط سے کام نہ لو۔'']

ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے ''جتنی عورتوں سے چاہو متعہ کرلو'' مگر شرط یہ ہے کہ افراط متعہ گھر یا گھر والی سے بے پروا نہ بنا دے کہو اس میں کون سا اختلاف یا تضاد ہے۔ قرآن میں ہے ''چار عورتوں سے بیک وقت نکاح کر سکتے ہو مگر شرط یہ ہے کہ مساوات قائم رکھو۔'' کیا تم کو یہاں کوئی تضاد نظر آتا ہے اگر نہیں تو اسی شرط کو وہاں بھی تضاد نہ سمجھو۔ تمہاری حالت تو دیوانوں کی سی ہو رہی ہے اعتراض کرنے کا بھی شعور نہ پیدا ہو سکا شیعہ دشمنی آدمی کو یوں ہی حواس باختہ بنا دیتی ہے جس کسی کو یہ مرض لاحق ہوا پھر تو اس کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ؏

دست جنوں نے ایسی اڑائی ہیں دھجیاں

چھوڑا نہ ایک جیب و گریباں کے تار کو

تم لکھتے ہو۔

[''نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں اگر عورت و مرد راضی ہو جائیں تو نکاح دونوں خود ہی پڑھ سکتے ہیں وہ نکاح دائمی (ہمیشہ کے لئے) ہو یا غیر دائمی (یعنی متعہ) عورت مرد کے علاوہ کسی دوسرے تیسرے کی رضا کی ضرورت و حاجت نہیں اگر ہمارا دعویٰ تسلیم نہ ہو تو مرزا صاحب (جو پہلے شیعہ تھے اور شیعیت سے توبہ کر لیا ہے ان کا نام مرزا عابد حسین ہے ان کی کتاب ''انکشاف حقیقت'' کا رد کرتے ہوئے جناب کرار حسین صاحب اپنے جلے بھنے جملے سپرد قلم کر رہے ہیں) قرآن یا کسی متفق بین الفریقین یا صرف ہماری متفقہ حدیث سے نکاح میں گواہ کی ضرورت کو ثابت کریں۔'' (مجرم صفحہ ۱۹۹ مصنف کرار حسین'')]

(۱) بے حیا فرزند! تم کو تمہارے خلیفہ عثمان کی قسم بتاؤ مجرم کا جواب کوئی سنی دے سکا اگر جلے بھنے جملے ہوتے تو اس کا جواب لکھ دیا ہوتا ایک تم ہو کہ ''کچھ اور پکڑنا'' ممکن ہے آتا ہو مگر قلم پکڑنے کی اب تک تمیز نہیں آئی مگر متعہ پر اعتراض کر کے ایک رسالہ شائع کر دیا اگر تم واقعی محدث کچھوچھوی کے لڑکے ہوتے تو تمہاری

غیرت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مجرم کا جواب شائع کرتے مرزا عابد حسین بھی ہر طرف ڈینگیں مارتے پھرتے ہیں مگر مجرم کا جواب نہیں دے پاتے کتاب مجرم دلائل و براہین کا ہمالیہ بنی فصاحت و بلاغت کے میدان میں کوس لمن الملک بجا رہی ہے اور سنیت ایسی دم بخود ہے کہ جیسے اسے سانپ نے سونگھ لیا ہے۔

(۲) شیعیت سے توبہ نہیں کی بلکہ مرتد ہو گئے اس لئے کہ جو حق سے پھرتا ہے وہ مرتد ہی کہلاتا ہے البتہ جو سنی سے شیعہ ہوتا ہے اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سنیت سے توبہ کر لی جیسے علامہ قاری عبدالرشید صاحب فاضل دیوبند شیعہ سنی لین دین میں شیعیت کو کتنا فائدہ ہوا جاہل دیا عالم لیا۔

(۳) مولانا سید کرار حسین صاحب واعظ کی تحریر کا جواب اب تک نہیں دیا گیا تم نے نقل کیا تو میں سمجھا کہ شائد کچھ ہمت کرو گے لاحول ولا قوۃ ہیجڑوں کی طرح چمکانے کے علاوہ کچھ آتا ہوتا تو جواب بھی دیتے لو دیکھو ان روایتوں کو تا کہ سمجھ سکو کہ مولانا سید کرار حسین صاحب نے جو لکھا تھا حرف بہ حرف درست تھا۔

۞ کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہو گیا چاہے وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے نکاح ہو گیا'' بہشتی زیور حصہ ۴ صفحہ ۲

۞ بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کر سکتا اور وہ خود اپنا نکاح کسی سے

کرے تو نکاح ہو جائے گا چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہو ہر طرح نکاح درست ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۴ صفحہ ۵)

تم بکتے ہو۔

[اگر آپ ''دو مرد'' ایک مرد اور دو عورتوں'' کو گواہ بنا لینا ضروری سمجھتے یا تسلیم کر لیتے تو آپ لوگوں کے حق میں بڑا نقصان دہ قدم ہوتا وہ اس لئے کہ اگر کوئی سولہ سالہ حسین و جمیل لڑکی ٹرین میں سفر کر رہی ہو اور پچیس سالہ کڑیل نوجوان بھی اتفاق سے اسی ڈبہ میں آ جائے نظروں سے نظریں لڑیں اور سینہ چیر کر دل میں اتر جائیں اور پھر دونوں ہم آغوش ہونے پر آمادہ ہو جائیں اور پھر دونوں پیشاب خانہ یا کسی الگ تھلگ گوشہ کی طرف جائیں اور متعہ کی چادر اوڑھ کر جو چاہیں اور جیسے چاہیں لطف شباب حاصل کریں۔'']

(۱) ہم شیعوں کی نظریں ''بپاٹزم'' قوت رکھتی ہیں جو سینہ چیر کر سیدھے دل میں اتر جاتی ہیں ذرا اپنی ماں بہنوں کو مقفل رکھا کرو ہماری نظریں نہ پڑنے پائیں ورنہ ایک ہی نظر میں کھینچ کر وہ ہماری آغوش شوق میں آ گریں گی ہم تو داد عیش دیں گے اور تم مرغ بسمل کی طرح تڑپو گے۔

(۲) فرزند غیر سعید! تم کس دنیا میں ہو اگر تمہاری ہمشیرہ، خالہ یا تمہاری بیوہ ماں ہی

کسی کے اوپر سو جان سے قربان ہو جائیں اور مرد بھی راضی ہو تو تم راضی رہو یا ناراض عدالت مجاز اس کو تمہارا بہنوئی، خالو یا ابا حضور بنا کے چھوڑے گی پھر ہمارا ہی کیا قصور ہے صرف یہ کہ متعہ کر کے جائز کر لیا اگر حرام طریقہ پر لطف شباب حاصل کرتے تو شائد تم راضی رہتے ع

پامال اک نظر میں قرار و ثبات ہے
اس کو نہ دیکھنا، نگہ التفات سے

اگر کوئی ۲۵ سالہ کڑیل جوان شیعہ تمہارے گھر کی طرف سے گذرے اور تمہاری سولہ سالہ مہ لقا بہن دروازے سے جھانک رہی ہو حسن اتفاق دونوں کی نظریں ٹکرائیں سینہ چیر کر دلوں میں اتر آئیں اور پھر شیعہ نوجوان نے کہہ دیا کہ

''اے میری جورو سو اس نے جواب دیا لبیک! نکاح منعقد ہو گیا بنا بر مذہب مختار کے۔'' (غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵ کتاب النکاح ط نولکشور لکھنؤ)

پھر دونوں تمہارے گھر کی کسی کوٹھری میں داخل ہو گئے اور لبیک کی چادر اوڑھ کر جو چاہا اور جس طرح چاہا لذت جوانی اور لطف شباب حاصل کیا۔ دوسری صبح کو تم چشم خمار آلود اور زلف پریشاں کی ادائیں دیکھنے کیلئے اگر زندہ رہ گئے اور باجی سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ تو تم کو تمہاری بجو جواب دیں گی ''کیا تم چاہتے ہو کہ دو جوانیاں پیاسی رہ جائیں تم بھی عجب آدمی ہو خواہ مخواہ کباب میں ہڈی بن گئے'' اب تم کر ہی کیا سکتے ہو ع

گیا ہے سانپ نکل، اب لکیر پیٹا کر

تم لکھتے ہو۔

[''عورت نے کہا کہ میں تیرے ساتھ متعہ کرتی ہوں اس شرط
پر...... کیونکہ نطفہ ٹھہر جانے کا احتمال ہے اور نتیجہ نکلنے پر رسوائی کا
ڈر تو پیدا ہوا مگر حیرت کی بات ہے کہ نیکی میں رسوائی کا ڈر گویا
الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔'']

صاحبزادے کتاب کو طبع کرانے سے قبل تم کو چاہئے تھا کہ اس کو اپنے بھائی حسن مثنیٰ صاحب کو دکھا لیتے شائد اعتراض میں وزن پیدا ہو جاتا۔لو اپنے یہاں کی اس روایت کو پڑھو۔

''ایک شخص حضرت رسول مقبول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور وہ میری خدمت میں ہے اور حاجت بھی اس سے رفع کرتا ہوں اور برا جانتا ہوں کہ حاملہ ہو فرمایا دور ہو اس سے وقت انزال کے اگر چاہتا ہے تو (دیکھو زبدۃ السالکین ترجمہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۵)

بولو! یہ صحابی حمل کو برا کیوں جانتا ہے کون سی رسوائی اور فضیحت ہے؟ اور آنحضرتؐ نے اس کو اس کی اجازت بھی دیدی - مثال سے تم کو سمجھاؤں کسی نوجوان نے کسی سنی لڑکی سے متعہ کر لیا اور وہ سنی لڑکی اس شرط پر راضی ہوئی کہ حمل نہ رہنے پائے کیونکہ نتیجہ نکلنے پر رسوائی کا خوف ہے تو خلاف معاہدہ نہیں کیا جا سکتا اس غریب کی شرط کا خیال رکھا

جائے گا اس کا خوف بھی درست ہے اس کے ظالم ماں باپ اور دوسرے اعزاء اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو عمر نے اپنی بہن کے ساتھ کیا——نیکی میں شریف طبیعتیں رسوائی کا خوف محسوس کرتی ہیں۔سنو! تمہاری والدہ تمہارے والد تمہاری بہن تمہارے بہنوئی تمہاری خالہ تمہارے خالو اور تمہاری بھابی تمہارے بھائی جان کی بیوی محرم راز و اسرار ہیں ان سے جو کچھ یہ لوگ کریں جائز بلکہ نیکی ہے اب تم بتاؤ اگر تمہارے والد تمہارے سامنے تمہاری ماں کا چٹاچٹ بوسہ لیتے یا تمہارے بہنوئی تمہاری ہمشیرہ کو آغوش تمنا میں لیکر بھینچتے اور...... تو کیا ہوتا——اور کیا ایسی نیکیاں کھلے عام کی جا سکتی ہیں؟

خوب غور سے عبارت پڑھ لو رسوائی کا خوف لڑکی کو ہے نہ کہ لڑکے کو وہ لڑکی نصرانیہ یا یہودیہ ہو یا زن سنیہ اس کی شرط منظور کی جائے گی اس لئے کہ عمر کے حرمت کے حکم نے ان غریبوں کے لئے رسوائی کا سامان تو کر ہی دیا ہے——نیکی میں رسوائی کا ڈر نہ ہوتا تو عمر کی ہمشیرہ اور ان کے بہنوئی گھر کا دروازہ بند کر کے قرآن نہ پڑھتے اور تلاوت قرآن کی آوازوں کو عمر سے پوشیدہ نہ کیا جاتا (الفاروق حصہ اول صفحہ ۲۹ طبع اعظم گڑھ ۱۳۷۶ء)

ع زندگی زندگی پکارتے تھے   مردہ خوری قدیم مشرب تھا

تم لکھتے ہو۔

[''۔آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت و مرد متعہ کئے بغیر مر

جائے قیامت کے میدان میں اس حال میں لائے جائیں گے
کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے ہوں گے...... اے حسینو!
اپنی عصمت و طہارت کی حفاظت کے لئے متعہ سے پرہیز و
اجتناب نہ کرنا ورنہ میدان حشر میں ائمہ اطہار کے سامنے کن کٹی
اٹھائی جاؤ گی۔"]

اس روایت کے اوپر والی روایت جس سے تم لوگوں کی ناک وکان کٹ رہے تھے تم نے عمداً ترک کر دی وہ یہ ہے "روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ متعہ نہ کروں گا مگر اب پشیمان ہوں آیا جائز ہے کہ میں متعہ کروں "یا ھذا انك حلفت ان لا تطیع اللہ و اللہ ان لم تطعه تبغضهٗ" امامؑ نے فرمایا کہ اے شخص کیا تو نے اس کی قسم کھائی ہے کہ خدا کی اطاعت نہیں کرے گا بخدا اگر تو اس کی اطاعت سے انحراف کرے گا تو اس کا دشمن ہوگا۔ (منہج الصادقین جلد اول صفحہ ۳۷۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص متعہ کو غیر شرعی اور حرام سمجھ کر اس کو حرام کہے، اس کا استخفاف اور متعہ نہ کرے تو بروز محشر اس کی اس خودرائی اور شریعت کے مسئلہ کے استخفاف اور بے حرمتی کے جرم میں اس کی ناک کان کاٹے جائیں گے۔ البتہ متعہ کے جواز کا قائل ہو کر جو شخص متعہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا یا کسی دوسرے مانع کی بنا پر متعہ کئے بغیر مر گیا تو اس کی ناک، کان نہیں کاٹے جائیں گے۔ لہذا متعہ کے حرام کہنے والے نادانو! جلد از جلد حلت متعہ کے قائل ہو جاؤ ورنہ میدانِ حشر میں ناک کاٹی جائے

گی اور کان اکھاڑ کر گدی سے چپکا دیئے جائیں گے۔

تم لکھتے ہو۔

["اب تو حضرات شیعہ بھی متعہ کی حلت کے قائل ہی قائل ہیں۔
(مجرم صفحہ ۱۹۱)"]

مولانا سید کرار حسین صاحب قبلہ کی جس عبارت سے تم نے دم بریدہ اقتباس پیش کیا ہے ہم وہ پوری عبارت پیش کئے دیتے ہیں۔ "یعنی جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا کہ اگر عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو دنیا میں کوئی زنا کا مرتکب ہی نہ ہوتا اِلّا شقی کے" فرمائیے حضرت عمر صاحب نے متعہ سے لوگوں کو روک کر کس قدر ثواب کمایا اور قیامت تک ان کے نامۂ اعمال میں کس قدر ثواب کا ابھی اور اضافہ ہوگا یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہمارے برادران ایمانی شیعہ حضرات کتنا ہی برا کیوں نہ سمجھیں مگر اس حقیقت سے میں کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ سیاست کو حضرت فاروق اعظم سے بہتر، نہ ان سے قبل ملا اور نہ انکے بعد قیامت تک مل سکتا ہے موصوف جانتے تھے کہ اگر متعہ باقی رہا تو ہماری پارٹی ہمیشہ کمزور رہے گی، حضرت عمر صاحب کو اپنی اسی سیاست میں بڑی شاندار کامیابی نصیب ہوئی وجہ جو بھی ہو مگر اب تو حضرات شیعہ بھی محض متعہ کی حلت کے قائل ہی قائل ہیں یہ ہے حضرت عمر صاحب کی شاندار فتحیابی...... (مجرم صفحہ ۱۹۰)

افسوس کہ تمھارا دماغ اس طنز کو محسوس نہ کر سکا جسے یہ عبارت پیش کر رہی ہے۔ صحیح ہے کہ ہم متعہ بھی کر لیں گے چاہے تمھیں کتنا ہی برا لگے چونکہ کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے

اسلئے متعہ بھی نہیں کرتے لیکن متعہ کے نہ کرنے سے حلت متعہ پر کوئی حرف نہیں آتا اور نہ ایسا شخص منکر متعہ کہا جائے گا۔ ع

چاندنی پر گماں سیاہی کا
شعبدہ تیری کم نگاہی کا

تم بکتے ہو۔

[''اور اگر عمل کرتے ہیں تو پھر سید (بقلم خود) کرار حسین صاحب واعظ مدرسۃ الواعظین اپنی کتاب مجرم میں تحریری طور پر یہ شکایت کیوں کرتے ہیں اب تو حضرات شیعہ بھی محض متعہ کی حلت کے قائل ہی قائل ہیں۔'']

''(۱) ہم متعہ کو نماز پنجگانہ یا ماہ صیام کے روزے کی طرح فرض یا واجب نہیں کہتے ہاں اگر متعہ کا کرنا واجب ہوتا تو تمھارا یہ اعتراض بھی درست ہوتا۔ تم خود نہ معلوم کتنے مستحبات وسنن پر عمل نہیں کرتے لیکن عمل نہ کرنے سے تم کافر نہیں ہوئے البتہ جس روز کسی مستحب یا سنت شے کا مذاق اڑاؤ گے اور اس کا انکار کرو گے اس روز تم دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤ گے جیسا کہ تمھاری کتابوں سے اس کے قبل ہم ثابت کر چکے۔ ہماری تمھاری لڑائی اس بات پر نہیں ہے کہ تم اپنی بہن کا متعہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں کر دیتے اور نہ کسی شیعہ نے تم سے اسکی درخواست کی ہوگی جنگ تو صرف اس بات پر ہے کہ آنحضرت صحابہ اور پہلے کے دوسرے مسلمانوں نے جس

پر عمل کیا شریعت جسکا حکم دیتی ہے عمر نے اس کو حرام کیوں کیا؟

(۲) مولانا سید کرار حسین صاحب واعظ سید ہیں لہذا بقلم خود سید لکھنے کا انھیں حق ہے اور چونکہ تم غیر سید ہو اس لئے اپنے قلم سے سید لکھتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہو اور دوسروں سے اپیل کرتے ہو کہ وہ تمھیں سید لکھیں۔

تم عبدالقادر جیلانی کی اولاد ہو تم کیا سید ہو سکتے ہو جبکہ عبدالقادر خود سید نہیں اور ہم تو تمھارے جد اعلیٰ عبدالقادر جیلانی کو صاف ستھرا شیخ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ تاریخ یقین کے ساتھ عبدالقادر جیلانی کے باپ کا پتہ بتانے سے گریز کرتی ہے بلکہ ان کے بچپنے کے حالات بھی پردۂ خفا میں ہیں۔ جس کے مورث اعلیٰ مجہول النسب ہوں انکی اولادوں کو سید کہتے ہوئے شرم کرنا چاہیئے لیکن شرم تو شریف کیا کرتے ہیں۔ شاید تمھاری جعلی سیادت کی یہی وہ دکھتی رگ تھی جسے تم بھی محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اسی لئے اب چولا بدل دیا یعنی قادری اور جیلانی سے ''ہاشمی'' ہو گئے گرگٹ بھی یونہی رنگ بدلتا ہے ع

یتلون الخریت من الخوف التویٰ   فیھا کما تتلون الحرباء

(۳) مولانا سید کرار حسین صاحب کتاب مجرم کی یہ شکایت ہے کہ خلاف حکم شریعت عمر نے متعہ کو حرام کر دیا جسکی وجہ سے طیب و طاہر نسلوں کے اضافہ کے بجائے زنا زادوں کی کثرت ہوگئی۔

حرامکاریوں کا ذمہ دار کون؟

یہ شکایت مولانا سے موصوف کی ذاتی نہیں ہے بلکہ شیعوں کے معصوم امام اور تمہارے خلیفہ راشد جناب امیرؑ بھی عمر کے اس حکم سے ناراض تھے "عن علی بن ابی طالبؑ انه قال لو لا ان عمر نهی الناس عن المتعة ما زنی إلا شقی" یعنی جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا کہ اگر عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو دنیا میں کوئی زنا کا مرتکب نہ ہوتا الاَّ شقی کے (دیکھو تفسیر کبیر رازی جلد ۳ صفحہ ۲۸۷) ذیل آیہ فما استمتعتم و تفسیر در منشور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ میمنہ مصر ۱۳۱۴ھ و کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ طبع حیدر آباد ۱۳۱۴ھ حدیث نمبر ۵۰۳۸۔ بولو! اب دنیا میں جتنی حرامکاریاں اور زنا ہوتے ہیں ان سب کا ذمہ دار کون ہے؟

یقیناً بلا شرکت غیر ہر ایک زنا کی ذمہ دار عمر کی ذات قرار پاتی ہے۔ اب تم مولانا سید کرار حسین صاحب سے کچھ نہ پوچھو بلکہ اپنے خلیفہ راشد سے سوال کرو کہ آپ کو عمر سے یہ شکایت کیوں ہے دیکھو تمہیں پیش گاہ امامت سے کیا جواب ملتا ہے۔ تمہیں بتاؤ ع

بے گناہوں کو بھی پامال کئے جاتے ہو
پاؤں رکھتے ہو کہاں اور کدھر پڑتا ہے

تم لکھتے ہو۔

["ذرا کرار حسین صاحب کے اس جملے کو بار بار پڑھیے کتنا درد ہے لہجہ میں کتنا سوز ہے انداز تحریر میں نہ جانے کتنی مایوسیوں نے گھیر لیا ہوگا"]

کیا تم اسی طرح حضرت علی - سے بھی کہہ سکتے ہو کہ کتنا درد ہے آپ کے لہجہ میں کتنا سوز ہے آپؑ کی تقریر میں اور کتنی مایوسیوں نے آپؑ کو گھیر لیا۔

تم لکھتے ہو۔

["مجھ کو آپ کی جوانی پر ترس آتا ہے مگر کرار صاحب میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں"]

ع تم جسے یاد کرو پھر اسے کیا یاد رہے

اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں نوجوان واعظ کی جوانی پر ترس تو آیا مگر یہ نہ کہو کہ "میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں" اگر متعہ نہ کرا سکو تو وہ چار لوہے کے چھلے مہر میں لیکر ان کا اپنے یہاں نکاح ہی کرا دو مگر تم نے اب تک انکی جوانی پر ترس نہ کھایا ع

گل گونۂ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو
اے خول شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

خیر تمہاری زبانی ہمدردیاں بھی لائق شکریہ ہیں اور اگر مستقبل قریب میں تم نے ان کے لئے کسی چھلے والے نکاح یا متعہ (تمہاری دوشیزہ جتنی بھی مہر مانگے گی

اس کا انتظام کیا جائے گا تم ایک مٹھی جو گیہوں پر ہی تو خفا تھے ہم ایک بورا دیدینگے) کا بندوبست نہ کیا تو میں تمہیں ع

مجلس طرازیوں کے چکھا دوں گا سب مزے
تم اتفاق سے کہیں تنہا اگر ملے

آخر میں میں مولانا سید کرار حسین صاحب سے گذارش کروں گا کہ ان کا کچھو چھہ جانا ہو تو متاع دل کی حفاظت کا خیال ضرور رکھیں ع

لغزش نہ ہو بلا ہے حسینوں کا التفات
اے دل سنبھل وہ دشمن جاں مہرباں ہے اب

تم بکتے ہو۔

[''دروازۂ متعہ پر حنفیت کا زبردست تالا لگ جائے'']

(۱) دروازۂ متعہ پر تو نہیں مگر تاریخ نے ''ضحاکہ کے چرمی جانگھئے'' اور اشرفیہ کے پھاٹک پر تالا لگا ہوا ضرور دیکھا ہے مگر قفل بدلے تھے کل جانگھیہ پر جو تالا لگایا گیا ممکن ہے وہ حنفیت کا رہا ہو لیکن اشرفیہ کے پھاٹک پر شیعیت کے خوف کا قفل پڑا تھا۔

(۲) میاں صاحبزادے دروازۂ متعہ عمر نے اپنے تشددانہ حکم کا جو تالا لگایا تھا اسے شیعہ تو کیا خود سنیوں نے توڑا ہے

"قال عبد الملك بن مروان من اراد ان يتخذ جارية المتعة

فليتخذها بربريته و من اراد ان يتخذها للولد فليتخذها فارسية و من اراد ان يتخذها للخدمة فليتخذها رومية" عبدالملک بن مروان کہتا ہے کہ جو کسی عورت سے (صرف) متعہ کرنا چاہئے تو ایسے چاہیئے تو اسے چاہیئے کہ بربریہ سے کرے اور جو اولاد کا (بھی) خواہشمند ہو اسے چاہیئے کہ فارسیہ سے کرے اور جو خدمت چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ رومیہ سے متعہ کرے (دیکھو المستطرف جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ ذکر النساء شیخ شہاب الدین طبع ۱۳۰۰ھ مصر)

لو دیکھ لو اموی دور میں بھی دروازۂ متعہ بند نہ تھا ورنہ سنی خلیفہ اس طرح بیان نہ دیتا۔

تم بکتے ہو۔

[''جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے تمہاری روایت کے مطابق امام جعفرؑ تاب نہ لا سکے جب اپنی بہو، بیٹیوں پر بات آئی تو عیب کو چھپانے کے لئے منہ پھیر لیا۔ کیا امام فضیلت متعہ سے نا آشنا تھے انھیں بھی تو یہ کہہ دینا چاہیئے تھا کہ اے ابن عمر ہاں میں ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کی گود میں متعہ کرانے کے لئے اپنی بیٹیوں کو ڈال سکتا ہوں'']

(۱) تم اتنے جاہل ہو کہ روایت میں صاف عبداللہ بن عمیر اللیثی لکھا ہوا ہے مگر تم ترجمہ کرتے ہو ''عبداللہ بن عمر''

(۲) اگر عبداللہ بن عمیر دشمن خدا کی اس بدتمیزی اور دریدہ دہنی پر امامؑ نے منہ پھیر لیا تو

درست کیا اس لئے کہ آں حضرتؐ کے پاس جب ابوبکر اور عمر عقد سیدۂ عالم کی خواہش لے کر گئے تو حضور نے بھی غصہ سے منہ پھیر لیا تھا (دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۱۳ ملا علی متقی) تم ہی بتاؤ کہ آخر آنحضرت شیخین پر غضبناک کیوں ہوئے اور غصہ سے ان کی طرف سے منہ کیوں پھیر لیا جبکہ وہ نکاح کی خواہش کر رہے تھے نہ کہ متعہ کی ——— فرزند جہالت پسند! امام محمد باقرؑ نے اسی سیرت کا اعادہ کیا جو ان کے جدامجد کی تھی دراصل نکاح ہو یا متعہ اس میں کفو کا ہونا ضروری اور لازمی ہوتا ہے آنحضرت شیخین پر غضبناک اسی لئے ہوئے کہ وہ اپنی اصل بھول گئے تھے اور چاہتے تھے کہ ماں، بہنوں اور پھوپھیوں سے عقد نکاح کا پیغام کلو بھٹیارہ چھیدی، چھیدی حجام، بدھو کبڑیا اور مُنا خا کروپ وغیرہ لیکر جائیں تو تم ان لوگوں کی درخواست کو قبول کر کے ان کی آغوش میں اپنی جان ان عورتوں کو ڈال دو گے؟ آل رسول کی عظمتوں کو تم جیسے بدنسل جیلانی نہیں سمجھ سکتے۔

مجسمۂ حماقت!

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ حضرات اہلبیت نبوت اور معدن رسالت ہیں ان کے گھر کی فردوں کے علاوہ کوئی دوسرا انکا کفو نہیں ہوسکتا اور گھر کی فردیں گھر میں نکاح (دائم) تو کر سکتی ہیں مگر نکاح منقطع (متعہ) نہیں کر سکتیں اس لئے کہ متعہ کی ضرورت گھر میں نہیں ہے لہذا وہاں متعہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ ان کے مرد جس

کے ہاں چاہیں نکاح یا متعہ کا پیغام دے سکتے ہیں کیونکہ یہ ہر ایک سے اعلیٰ وافضل ہیں بلکہ تم جیسے لوگ تو اس کو مقام افتخار میں پیش کریں گے۔ ثبوت کیلئے میں پہلے ابوبکر ہی کو پیش کرتا ہوں تم خود بتاؤ کہ کیونکر ابوبکر اپنی لخت جگر کو آنحضرتؐ کی آغوش میں ڈال کر چلے آئے۔ کیا تم انکار کر سکتے ہو کہ خود ابوبکر نے مدینہ پہنچ کر زفاف کی تمنا ظاہر نہیں کی تھی جس کا جواب آنحضرتؐ نے یہ دیا کہ ابھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں چنانچہ ابوبکر نے خود پیسہ خرچ کر کے اپنی بیٹی عائشہ کے لئے زفاف کا انتظام کیا؟

عائشہ بنت ابی بکر کی دوسری شادی!

ہمیں نہیں معلوم مگر قدیم ترین عربی مورخ ابن سعد واقدی طبقات میں اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ لکھتے ہیں کہ خطب رسول اللہ صلعم عائشة إلى أبي بكر الصديق فقال يا رسول الله إني كنت اعطيتها مطعما لابنه جبير فقال فدعني حتى اسلها منهم فاستلها فطلقها فتزوجها رسول الله صلعم یعنی آنحضرتؐ نے عائشہ کے باپ ابوبکر سے عائشہ کی خواہش کی انھوں نے (متاسفانہ) لہجہ میں کہا "اللہ کے رسول میں نے تو عائشہ کو جبیر بن مطعم کو دیدیا (اب کیا کروں؟) اچھا اس معاملہ کو مجھ پر چھوڑ دیئے یہاں تک کہ میں اس کو ان لوگوں کے پاس سے چرالاؤں، پس انھوں نے ایسا ہی کیا کہ عائشہ کو چرالائے اور پھر طلاق ہوگئی تو آنحضرتؐ نے عائشہ کو شرف زوجیت سے نوازا۔" (دیکھو طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۴۰ طبع لندن ۱۳۲۲ھ)

کچھوچھوی صاحبزادے! تم اپنے ساتھ یاران طریقت عبدالخالق اور محمد نذیر میاں جی کو لیکر نیچے کے سوالوں کو حل کرو۔

(۱) سنیوں کا تو بیان ہے کہ ازواج رسول میں صرف عائشہ ہی کنواری تھیں مگر اوپر کی ابن سعد والی روایت تو سنی لن ترانیوں کی بکارت زائل کر رہی ہے اب کیسے ڈھول پیٹو گے کہ عائشہ جب آنحضرتؐ کے یہاں بیاہ کے لائی گئیں تو دوشیزہ تھیں؟۔

(۲) تم نے اگر اپنی بہن کی شادی خالد سے کر دی اور بعد میں محمود اس کی خواہش کرے تو کیا تم راتوں رات چہار دیواری پھاند کر جاؤ گے اور اپنی بہن کو بھگا لاؤ گے؟۔ دیکھو روایت ابوبکر نے بڑھاپے میں کتنی ہمت کی آخر اس کی ضرورت؟

(۳) تعجب ہے کہ حضرت عائشہ نے بھی بوڑھے باپ کو کچھ نہیں سمجھایا حالانکہ انھیں کہنا چاہیئے تھا کہ ''معلوم ہوتا ہے کہ تم سٹھیا گئے ہو اب میں جبیر ہی کے ساتھ زندگی گذاروں گی قسمت میں جو تھا وہ ہو گیا اب میں کسی اور مرد کا منہ نہیں دیکھوں گی'' مگر انھوں نے ''چوں'' بھی نہیں کی جیسے معظّمہ خود پہلے سے تیار بیٹھی رہی ہوں کیا راز تھا عائشہ نے نسوانی فطرت کے خلاف کام کیوں کیا؟

(۴) دیکھو تو سہی آج جن ابوبکر نے سر ہتھیلی پر رکھ کر مطعم کے خاندان سے دشمنی مول لی اور راتوں رات عائشہ کو چرا کر لائے اور آں حضرتؐ کو دیا کل یہی ابوبکر سیدۂ

عالم سے خطبہ کی خواہش کرتے ہیں تو آنحضرتؐ غصہ سے منہ پھیر لیتے ہیں کیوں سبب تو بتاؤ؟

اب اس کے بعد ثبوت میں شبلی کے چہیتے اور لاڈلے خلیفہ مامون الرشید کو پیش کرتا ہوں جس نے اپنی بیٹی ام الفضل کو بغض وحسد کے باوجود امام محمد تقی علیہ السلام کے حوالہ کر دیا۔ غالباً اب تمہاری سمجھ میں بات آ گئی ہوگی کہ لوگ ان کو لڑکیاں دے کر فخر و مباہات کیا کرتے تھے۔

تم لکھتے ہو۔

> [''امام ابوحنیفہ نے صاحب الطاق سے پوچھا کہ متعہ حلال ہے اس نے کہا ہاں تب حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ تو کیوں اپنی عورتوں کو متعہ کا حکم نہیں دیتا کہ رقم کما کر لائیں۔ ابوجعفر نے فرمایا کہ ہر ایک کسب پسندیدہ نہیں ہوتا اگرچہ حلال بھی ہو۔ لوگوں کی اپنی اپنی پوزیشن حیثیت اور عزت ہوتی ہے اور اپنے اپنے مرتبہ کو بلند کرنا چاہتا ہے...... ان کی یہ روایت امام ابوجعفرؒ کو اجہل الجہلاء (معاذ اللہ) بتا رہی ہے...... یہ حلال تو ہے لیکن پسندیدہ نہیں یہاں صریح لفظوں میں امام منکر فضائل متعہ نظر آرہے ہیں''۔]

(۱) ابوجہل صفت فرزند! تم اپنی جہالت کا ماتم کرو سمجھ میں نہیں آتا کہ جب تمہاری

جہالت شباب پر تھی تو مؤلف بننے کا شوق کیوں چرایا یہ صحیح ہے کہ امام محمد باقرؑ کا لقب ابوجعفر تھا مگر دنیا کے اور دوسرے جن لوگوں کا لقب بھی ابوجعفر ہو تم انھیں امام کیسے کہہ سکتے ہو جن ابوجعفر کا اس روایت میں تذکرہ ہے وہ راوی اور صحابی امام ہیں نہ کہ امام۔ درست ہے تم لوگوں کی نظریں کبھی امام کو نہیں پہچان سکتیں تمہارے مذہب کا تو یہ طرۂ امتیاز ہی رہا ہے کہ ہرا یرے غیرے نتھو خیرے، بدھو، جمن، کانو، کلوار کو اپنا امام بناتا رہا ہے۔ مگر ہم نے سوائے منصوص من اللہ اور معصوم اماموں کے کسی زمانہ میں بھی امام تسلیم نہیں کیا ؏

بدلنے کو زمانے نے ہزاروں کروٹیں لیں
نہ ہم نے کارواں بدلے نہ میر کارواں بدلے

(۲) رہی پوزیشن کی بات تو اسے ہر عقلمند محسوس کرسکتا ہے کہ جب نکاح میں کفو کا ہونا ضروری ہے تو یہی پوزیشن متعہ میں کیوں نہ باقی رکھی جائے بہت سی حلال باتیں ایسی ہوتی ہیں جو پسندیدہ نہیں ہوتیں مثلاً مُنّا خاکروب...... جو مسلمان ہے متشرع ہے اگر وہ تمہاری بیٹی بھتیجی یا بہن کی تم سے خواہش کرے تو کیا تم مُنا خاکروب کو اپنا داماد یا بہنوئی بنانا پسند کروگے؟ کیوں اپنی بہن، بیٹی کے نکاح میں تم اپنی پوزیشن باقی رکھنے کے لئے اپنے ہی جیسا تلاش کرتے ہو تب تمہیں "إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ" یاد نہیں آتا اگر متعہ کارِ ثواب ہے تو نکاح لائقِ عذاب کب ہے جو پوزیشن نکاح کی ہے بعینہ وہی پوزیشن متعہ کی

ہے۔

(۳) اب ہم بار بار تمہاری خیانت مجرمانہ اور کذب و افترا سے کہاں تک چشم پوشی کریں دیکھو اسی روایت میں تم نے روایت کا وہ حصہ ترک کردیا جس میں مومن طاق نے تمہارے امام اعظم کا منہ بند کردیا تھا۔ اچھا اب روایت کے اس حصہ کو نقل کرنے کی میں ہی زحمت کرتا ہوں جب صحابی امام نے تمہارے بڑے امام ابوحنیفہ کے سوال کا جواب دے لیا تو خود ابوحنیفہ سے سوال کیا "ما تقول یا ابا حنیفه فی النبیذ أ تزعم انه حلال قال نعم قال فما یمنعك ان تقعد نساءك فی الحوانیت نباذات فیكسبن علیك" اے ابوحنیفہ تمہارا کیا خیال ہے نبیذ (شراب) کے بارے میں۔ کیا وہ حلال ہے؟ ابوحنیفہ نے کہا ہاں (حلال ہے) تو صحابی امام نے کہا تم کیوں نہیں پیتے اپنی عورتوں کو شراب خانے میں بٹھادیتے تاکہ وہ تمہارے لئے کمائی کریں تمہیں اس بات سے کس نے روکا؟ تو ابوحنیفہ نے (نہایت شرمندگی سے کہا بھئی) معاملہ تو ایک ہی رہا۔"

تم نے روایت کے اس حصہ کو ترک کردیا تھا اپنے اطمینان کے لئے دیکھو فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

اب سوچو! اگر تمہاری بکواس میں کچھ دم ہوتا اور کوئی گنجائش فرار کی صورت نظر آتی ہوتی تو تمہارے لائق امام کبھی خاموش نہ ہوتے جس مسئلہ میں تمہارے بڑے امام ہمارے

امام کے صحابی سے شکست خوردہ ہو گئے اس میں تم فتح کی کون سی امید پاتے ہو۔
اپنے سوال کے نمبروار جواب لو

[''سوال نمبر ا۔ جب منکر فضائل متعہ منکر نبوت ہوا (یعنی کافر ہو گیا) تو پھر ابو جعفر کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے، جو متعہ کو اپنے گھر کی عورتوں کے لئے خلاف پوزیشن سمجھ رہے ہیں؟'']

اس کا جواب ابھی ابھی تمہیں اوپر دیا گیا میرا خیال ہے کہ جب اس کے جواب سے تمہارے امام اعظم خاموش ہو گئے تو تم بھی چپ ہو جاؤ گے۔ اگر انہیں کے ماننے والے ہو اور ہاں یہ بتاؤ کہ مومن طاق نے فضائل متعہ کا انکار کہاں اور کب کیا ہے کیا تم لوگ جھوٹ بولتے ہو تو تمہارے نفس بھی ملامت نہیں کرتے؟

[''سوال نمبر ۲۔ آپ اس وقت کیوں چڑھ جاتے ہیں جب کوئی سنی آپ سے کہتا ہے کہ یار بڑے مزے میں ہو۔ متعہ کے نام پر رنگ برنگ کی تتلیاں ہاتھ لگتی ہیں''۔]

ہاں دیکھو ڈرنا نہیں یہی بات ابوبکر، عمر اور زبیر سے بھی کہہ دو زبیر سے ذرا سختی کے ساتھ یوں کہنا کہ ''واہ جی زبیر صاحب اچھے رہے متعہ کے نام پر ہمارے خلیفہ ہی کے گھر کی تتلی پکڑ لی۔

[''سوال نمبر ۳۔ جب آپ کے نزدیک متعہ نکاح کی طرح

ایک عبادت ہے تو پھر جس طرح علی الاعلان آپ اپنی لڑکیوں کی شادیاں کرتے ہیں ایسے ہی کارڈ تقسیم کر کے ملنے جلنے والے تمام لوگوں کو بتا بتا کر متعہ بھی کیا اور کرایا کریں اسے زنا کی طرح چھپ کر کیوں کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہوئے آپ کی صاحبزادی کی زبان کیوں کانپنے لگتی ہے کہ اس نے کالجوں یا اسکولوں یا کہیں بھی کتنی بار نوجوان لڑکوں سے متعہ کرایا اعلان عبادت میں شرم کیسی......کیا یہ عبادت کی بے حرمتی نہیں؟'']

ا۔ تمہارے شبلی لکھتے ہیں ''حضرت ابوبکر نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنی بہن (ام فروہ) سے ان (اشعث بن قیس) کی شادی کر دی تھی نکاح ہو چکا تو فوراً اٹھ کر اونٹوں کے بازار میں پہنچے اور جو اونٹ سامنے آیا تلوار سے کوچیں اڑا دیں تھوڑی دیر میں بیسوں اونٹ زمین پر پڑے تھے لوگوں کو حیرت ہوئی انھوں نے کہا میں ''دارالریاستہ'' میں ہوتا تو اور ہی سروسامان ہوتا یہ کہہ کر اونٹوں کے دام دے دیئے اور لوگوں سے کہا یہ آپ کی دعوت ہے'' (سیرۃ النبی شبلی جلد ۲ حصہ اول صفحہ ۵۰) میں پوچھتا ہوں کہ جب ابوبکر نے اپنی ایک بہن کی شادی میں سخاوت و فیاضی کے سلسلہ میں ''حاتم کی قبر پر لات مار دی تو کیا گناہ کیا تھا۔ بیچاری اسماء نے کیوں ان کے متعہ کے موقع پر یہی آن بان شان و شوکت اور رعب داب والی دعوت نہیں کی کیوں اسی طرح لوگوں کو ولیمہ پر مدعو نہیں کیا اپنے ملنے جلنے والوں کو اسی طرح اسماء کے متعہ کے موقع پر دعوت کرتے اس

کا انتظام صیغۂ راز میں کیوں رکھا گیا کیا یہ خفیہ کارروائی اس لئے کی جارہی تھی کہ متعہ کے پردے میں اسماء کو ابوبکر زنا کے لئے زبیر کے حوالے کر رہے تھے؟

۲۔ عبداللہ بن زبیر جیسے جوان بیٹے کے استفسار پر ابوبکر کی صاحبزادی کی زبان کانپی نہیں اور کہہ دیا کہ ''دو چادروں کے بدلہ متعہ کرایا تھا تب تو پیدا ہوا''

[''سوال نمبر ۴۔ جب آپ سے کوئی پوچھتا ہے کہ یہ متعہ ٹانڈہ، بسکھاری کچھوچھہ شریف اور مبارکپور جیسی جگہوں پر کیوں نہیں جبکہ یہاں آپکی لڑکیاں بھی ہیں اور دوسرے رشتہ دار بھی جاتے رہتے ہیں۔ تو کچھ لوگ یہ جواب دے کر ٹال دیتے ہیں کہ میاں یہاں رواج نہیں ہے۔'']

(۱) میں یہی سوال تم سے کرتا ہوں کہ تم متعہ کیوں نہیں کرتے جبکہ تمہارے خلیفہ ابوبکر اور عمر نے اس پر عمل کیا اور عبدالملک بن مروان (سنی خلیفہ) نے اس کا فتویٰ دیا ہے اور تمہاری عورتیں متعہ کیوں نہیں کرتیں جبکہ ابوبکر کی لخت جگر اسماء نے متعہ کیا اور تمہارے ہاں متعائی اولادیں کیوں نہیں پیدا ہوتیں جبکہ اسی متعہ سے عبداللہ ابن زبیر کتم عدم سے نکل کر حیز وجود میں آئے۔ ہمیں یہ بھی بتاؤ کہ ٹانڈہ بسکھاری کچھوچھہ اور مبارکپور کے سنی مسلمان اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے جوانی کی پیاس ''لف حریر'' کے سہارے کیوں نہیں بجھاتے جبکہ یہ تمہارے یہاں کا محبوب و مرغوب مشغلہ ہے

(۲) جب تمہارے ہاں یہ مسئلہ ہے ''جس عضو پر نجاست ہو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے'' (بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۴)۔ نجاست بھرا کپڑا اس قدر چاٹے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔'' عالمگیری صفحہ ۶۱ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ)۔ تو تم لوگ کلوخ کیوں استعمال کرتے ہو، استنجا کیوں کرتے ہو چاٹ چاٹ کے بدن اور کپڑوں کو پاک کیوں نہیں کرتے؟

(۲) شراب اور سور کو مہر میں کیوں نہیں لیتے دیتے۔ اپنی عورتوں کو اجارہ پر دیکر زنا کے پیشہ سے کیوں نہیں کمائی کراتے جبکہ کوئی حد نہیں (درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶، بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲)

(۴) جو کوّا مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہو جب وہ حلال ہے (درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۷۷) اور چمگادڑ اور الو کا گوشت حلال ہے (عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۱۸، بحوالہ حقیقۃ الفقہ طبع دہلی صفحہ ۱۶۷) تو ٹانڈہ، بسکھاری اور کچھوچھہ کے سنی مسلمان نوش جان کیوں نہیں کرتے حلال چیز میں شرم کیسی لڑکیوں کی طرح شرمانا کیسا؟

(۵) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پینا بلا عذر جائز ہے (درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۱۴) تو تم لوگ بکری خصی بیل بھینس اور بھیڑ کے پیشاب کیوں نہیں پیتے؟ بلا تکلیف پیو اور اسی پیشاب سے اپنے اپنے سروں پہ مالش کراؤ دماغ صحیح اور دل مضبوط ہوگا امید ہے اس کے بعد شاید ایسی بکواس نہ کرو۔

[''سوال نمبر ۵۔ جس طرح ماتم و نوحہ کے لئے امام باڑہ،

عبادت و ریاضت کے لئے مساجد اور علوم شریعت امامیہ کو
حاصل کرنے کے لئے مدارس آپ بنواتے ہیں اسی طرح متعہ
کے لئے متعہ خانہ کیوں نہیں بنواتے"]

تم نے نہیں دیکھا جاؤ دیکھ آؤ جہاں تم لوگوں نے "نکاح خانہ" بنوایا ہے اسی کے پہلو میں ہم نے متعہ خانہ بنوایا ہے متعہ خانہ میں تمہارے ہاں کی دوشیزائیں بہت کم آتی ہیں "راویان صداقت شعار اور ناقلان عدالت آثار روایت کرتے ہیں" کہ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ متعہ خانہ ہی کے برابر سنی دوستوں نے زنا خانہ کا انتظام کر دیا ہے جہاں "ہرے اور پھٹکری بغیر" چوکھا رنگ چڑھایا جاتا ہے۔ مالکان متعہ خانہ نے حکومت وقت کی توجہ زنا خانہ کی طرف مبذول کرائی اور وہاں ہونے والی حرامکاریوں کے خلاف حکومت اسلامیہ سے سخت احتجاج کیا یہاں تک کہ ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا مگر تم لوگوں کی خوش قسمتی کہ سنی علماء نے کچھ اس ڈھنگ سے کامیاب وکالت کی کہ شیعہ مقدمہ ہار گئے فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ "چونکہ سنی مذہب میں زنا پر کوئی حد نہیں اور سنی عورتیں زنا کر کے کمائی کر سکتی ہیں ان کا مذہب انہیں اجازت دیتا ہے لہذا "سنی زنا خانہ" پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی" دلیل میں فاضل جج نے درمختار جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۶ ورعالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ کے اردو ترجم حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۲ و صفحہ ۱۶۳ کے حوالہ سے پیش کئے۔ اسی وقت سے بھائی "ہمارا متعہ خانہ" اور تمہارا نکاح خانہ دونوں ہی سرد پڑ گئے۔

["سوال نمبر ۶۔ ایک صاحب باہر گئے ان کی عدم موجودگی میں ایک نوجوان گھر میں جاتا ہے اور ان کی لاڈلی پر نہ دیکھا آؤ نہ دیکھا تاؤ سوار ہو جاتا ہے ابھی وہ سواری کر ہی رہا تھا کہ وہ صاحب لوٹ آئے اور اپنی صاحبزادی سے گرجدار آواز میں یوں مخاطب ہوئے خدا کی لعنت ہو تجھ پر چہرے پر سیاہی لگانے سے پہلے تو مر کیوں نہ گئی...... لڑکی نے دیکھا ابا حضور سمجھ گئے کہ میں زنا میں مشغول تھی۔ جھٹ اپنے زنا کو چھپانے کے لئے کہہ پڑی کہ ابا حضور آپ بگڑ کیوں رہے ہیں میں نے تو اس نوجوان سے متعہ کیا تھا۔ اب کرار حسین صاحب ملاحظہ فرمائیں اس مسئلہ میں آپ کی شریعت آپ کا ساتھ کہاں تک دیتی ہے"۔]

(۱) اتفاق سے محدث صاحب کا گھر مردوں سے خالی تھا عبدالخالق صاحب اور محمد نذیر صاحب میاں جی جو کچھوچھہ عرس کا میلہ دیکھنے گئے تھے درانہ زنان خانہ میں گھس پڑے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک تمہاری امی جان پر اور دوسرا تمہاری ہمشیرہ پر سوار ہو گئے ابھی مسافر سواری کو بڑی تیزی سے منزل کی طرف افتاں وخیزاں کئے جا رہے تھے بس "منزل پہ" پہنچنے والے ہی تھے کہ قضارہ تم پہونچ گئے تمہیں دیکھ کر دونوں سواروں کو سکتہ کا برک لگ گیا تم نے گرجدار آواز میں اپنی

اماں اور باجی سے کہا ''خدا کی لعنت ہو تم پر چہروں پہ سیاہی لگانے سے پہلے مر کیوں نہ گئیں'' دونوں سواروں نے دیکھا کہ جوان لڑکا سمجھ گیا جھٹ اپنے زنا کو چھپانے کے لئے کہہ پڑے مولوی جی! بگڑتے کیوں ہو بریلی سے مبارکپور تک پڑھ آئے اور لکھ ''لوڑھا پڑھ پتھر'' ہی رہے ہم نے تو نکاح کیا ہے۔ تم بولے کہ نکاح درست کیسے ہوگا کوئی گواہ، کوئی دلیل اور کوئی عقد پڑھنے والا تو تھا نہیں دونوں اعظمی مردود بول پڑے ہم بھی مبارکپور جیسے علمی قصبہ میں رہتے ہیں عامۃ البلوی مسائل سے بھی ناواقف نہیں ہیں یہ محال ہے دیکھئے یہ بہشتی زیور کا پانچواں حصہ اس کے صفحہ ۴ کو کھولئے ہاں یہ مسئلہ پڑھئے ''بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے چاہے نکاح نہ کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کوئی شخص اسے روک نہیں سکتا اور وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرے تو نکاح ہو جائے گا چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے۔''

بولو مولوی صاحب اب تمہیں کیا اعتراض ہے؟ تم نے غصہ سے بے قابو ہو کر چیخ کر کہا مہر کہاں ہے؟ خالق صاحب بولے یہ رہی شراب کی بوتل اور وہ ہے سور۔ میاں جی بولے: بھائی ہم غریب آدمی ہیں یہ اک لوہے کا چھلہ اور اک مٹھی ستو۔ تم نے مولویت کے زور میں پھر رنگ جمایا شراب اور سور حرام ہیں لہذا وہ مہر نہیں اور میاں جی کیا میری ماں اور بہن اتنی سستی ہیں کہ ایک چھلہ اور ایک مٹھی

ستو پر ان کا نکاح ہو دونوں نے کتابیں پیش کر دیں یہ شرح وقایہ صفحہ ۹۶ باب المہر طبع نولکشور لکھنؤ ۱۹۰۷ء اور یہ ہے تفسیر کبیر کی تیسری جلد صفحہ ۲۸۴ دیکھو سور، شراب اور ایک مٹھی آٹا اور ستو پر نکاح ہو سکتا ہے۔

کیوں صاحبزادے اس مسئلہ میں تمہاری شریعت تمہارا کہاں تک ساتھ دیتی ہے۔

(۲) معاویہ نے ہاتھی دیکھا

تم نے جو فرض شیعوں کے گھروں کے لئے قائم کیا ہے وہ قطعاً غلط ہے عزت ان کا سرمایہ ہے عصمت وعفت ان کا جوہر ہے اور غیرت ان کے گھروں کی پہرہ دار ہے ہاں البتہ فرض نہیں بلکہ یہ تمہارے یہاں کی حقیقت ہے کہ ذرا خالی گھر دیکھا اور خانہ خالی را دیوی گیرد پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرا دوسرے کے گھر میں داخل اور وہاں جو سمجھ میں آیا کیا۔ یقین کے لئے یہ واقعہ پڑھو

''دمشق میں ایک ہاتھی آیا ہاتھی دیکھنے کے لئے تماشائیوں کی بھیڑ لگ گئی معاویہ بھی ہاتھی دیکھنے کے لیے ایک بلند جگہ پر گیا وہاں پہونچ کر ہاتھی کے بجائے اس کی نظر اپنے مکان پر پڑی پھر جو دیکھا وہ چیز ہاتھی سے بڑی تھی یعنی غیر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ...... پایا قریب آیا دق الباب کیا مگر دروازہ بند تھا تو جھانک کے اس مرد کو دیکھا اور کہا میرے گھر میں اور میری بیوی کے ساتھ ایسی حرکت میری عزت لوٹ رہا ہے اب تو تو میرے قبضہ میں ہے بول تو نے ایسی جسارت

کیوں کی وہ گھبرا کے کہنے لگا کہ آپ کی بردباری نے جسور کر دیا معاویہ نے کہا اگر تجھے میں معاف کر دوں تو تو اسے چھپائے گا نا؟ اس نے کہا جی ہاں چنانچہ اسے معاف کر دیا (دیکھو المستطرف الشیخ شہاب الدین جلد ا صفحہ ۲۲ ط مصر ۱۳۰۰ھ)

کیا میں امید کروں کہ معاویہ کو امیر اور رضی اللہ عنہ کہنے والے لوگ اس کی اس سیرت پر عمل کریں گے میاں کچھوچھوی کیا تم لوگوں کے اندر آج ایسا حلم موجود ہے؟ ہم لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ معافی کے بعد اس قسم کے واقعات ہرگز الم نشرح نہ کریں گے اگر تم بھی معاف کرنے کا وعدہ کرو تو سنگم ہو جائے۔

[''سوال نمبر ۷۔ اگر میں اپنے کسی شیعہ دوست کو آپ کے گھر روانہ کروں تو کیا آپ اپنی حقیقی بہنوں یا اپنے گھر کی عورتوں میں سے کسی کو بطور متعہ صرف بیس منٹ کے لئے...... ساڑھے تین آنے یا مٹھی بھر گیہوں کے عوض میں پیش کر سکتے ہیں؟'']

(۱) تم اتنی زحمت کیوں کرو کہ کسی شیعہ دوست کو کسی دوسرے شیعہ کے گھر بھیجو یا وہ تمہارا شیعہ دوسرے شیعہ کے گھر جانے ہی کیوں لگا۔ ارے خدا رکھے تم لوگوں کے گھروں میں تمہاری مائیں بہنیں، بیٹیاں خالائیں پھوپھیاں، ممانیاں سبھی تو ہیں ان میں سے کسی ایک کو شیعہ دوست کی نذر کرو مہمان نوازی کا کچھ تو فریضہ انجام دو، دوستی کا کچھ تو حق ادا کرو وہ بھی تمہارے گھر کا کچھ ناک نقشہ دیکھے اور تم بھی شیعہ پانی کا زور دیکھو۔

(۲) میں اگر خود تمہارے گھر آؤں تو کیا تم اپنی حقیقی بہن یا اپنے گھر کی عورتوں میں سے کسی کو (مگر بد صورت نہ ہو) بطور نکاح صرف ''لبیک'' کے صیغہ پر اکتفا کر کے ایک لوہے کے چھلے یا مٹھی بھر ستو یا مٹھی بھر آٹا یا سور یا ایک بوتل شراب یا بغیر مہر کے میرے حوالہ کر دو گے؟ یہ سارے مسائل کتابوں میں لکھنے کے لئے ہیں عمل کرنے کے لئے نہیں؟

[''سوال نمبر ۸۔ جب آپ میں سے کسی سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کہ جناب کی ہمشیرہ نے کتنی بار متعہ کیا یا جناب خود کتنی مرتبہ شرف متعہ سے مشرف ہوئے یا اس متعہ سے از حضور صلی اللہ علیہ وسلم تا ایں دم کتنے بچے پیدا ہوئے ان کے کیا کیا نام تھے تو جواب دینے کے بجائے آپ بغلیں جھانکنے لگتے ہیں یہ بھی عجب بات ہے کہ جب آپ نکاح کر کے بچے پیدا کرتے ہیں تو اس کے نام کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں لیکن آپ ہی جب متعہ کر کے بچے پیدا کرتے ہیں تو اس کے وجود کی ہوا تک نہیں دیتے نام بتانا تو بڑی بات ہے'']

(۱) ہمارے ہاں کی عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں مرد نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اپنے ہاں تمہیں لوگ بچے جنتے ہو اس پر ہم کو کوئی اعتراض نہیں۔ کہنا صرف یہ ہے کہ اپنے ہی طرح ہر ایک کو نہ سمجھا کرو یہ قیاس تم لوگوں کو فنا کر کے چھوڑے گا۔

(۲) تاریخ سے پوچھو ہم نے بغلیں کبھی نہیں جھانکیں یہ کام تمہارا تھا تم ہی کو مبارک رہے کیا تمہیں سامنے کی چیزیں دکھائی نہیں دیتیں بتاؤ سلام پھیرتے وقت بغلیں تم جھانکتے ہو یا ہم۔

(۳) ہمارے ہاں جو متعہ کرتا ہے یا جو نکاح متعہ سے پیدا ہوتا ہے شرم نہیں کرتا بلکہ متعائی اولادیں باپ سے میراث لیتی ہیں زیادہ دنوں کی بات نہیں ہے جون پور میں ایک مقدمہ چلا تھا مقدمہ کا دائر کرنے والا شیعہ کہتا تھا کہ میں متعہ کی اولاد ہوں جو شرعی اور اسلامی قانون کی رو سے جائز ہے لہذا میرے باپ کی میراث مجھے بھی ملنی چاہیئے چنانچہ مقدمہ میں اس کو کامیابی ہوئی۔ ہاں یہ مرض تمہارے یہاں ضرور ہے ساری زندگی عبداللہ بن زبیر کو شرم رہی کہ متعہ سے کیوں پیدا ہوا۔ ابن عباس سے ''تو تو میں میں'' اسی بات پر ہوئی تھی ابن زبیر کا اختیار نہیں تھا ورنہ شرم وحیا سے دوہرے ہو کر پھر پردہ رحم میں پوشیدہ ہو جاتے اور ماں سے کہتے کہ اب بذریعہ نکاح بلاؤ تو آؤں گا۔

(۴) اگر یقین نہ آیا ہو تو میں تیار ہوں کراؤ اپنے ہاں میرا متعہ میں اسکا اعلان کروں گا اور جب انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے ہاں بھانجہ پیدا ہوگا تو ہر زبان کے چھوٹے بڑے اخبار میں معہ تصویر ڈھنڈورا پیٹوں گا۔

(۵) تم بتاؤ لوہے کے چھلے، مٹھی بھر ستو یا آٹا، سور، شراب اور بغیر مہر کے جواب تمہارے ہاں نکاح ہوتے ہیں۔ یا لف حریر کے ذریعہ جب تم بچے پیدا کرتے

ہو تو اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے ڈھنڈورا کیوں نہیں پیٹتے؟

مثلاً اگر میری بہن کے بارے میں کوئی پوچھے تو میں صاف صاف کہہ سکتا ہوں کہ یہ میری بہن ہیں فلاں سے ان کی شادی نکاح دائم یا متعہ ہوا ہے اور ان کے اتنے بچے ہیں مگر محمد جیلانی، عبدالخالق اور محمد نذیر میاں جی سے ان کی شریعت کی روشنی میں جب کوئی پوچھتا ہے کہ جناب آپ لوگ اپنی اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں...... سے کتنی بار ریشم کی پٹی کے ذریعہ ''سرخرو'' ہوئے اور اس طرح جو بچے پیدا کئے ان کے کیا کیا نام ہیں جب تمہارے ہاں زنا بالجبر پر حد نہیں تو تم لوگوں کی خوبصورت بہنوں اور لاڈلیوں نے کتنی بار تہذیب کی حدیں توڑیں اور خود تم لوگ کتنی دفعہ شرف زنا بالجبر اور لف حریر سے مشرف ہوئے، کتنی بار منی چاٹ کر کپڑے پاک کئے، کتنی دفعہ کے گو چاٹ کر جسم پاک کیا اور کلوخ کی زحمت سے بچنے کے لئے کتنی بار...... چاٹ کر...... پاک کیا۔ تو تم لوگ بغلیں جھانکتے ہو ''ہیں ہیں ہیں ہیں'' کر کے کھیسیں نکالتے ہو مگر اس کا جواب نہیں دیتے ع

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

ایک بات اور سن لو!

تم لکھتے ہو کہ

[''بقول مرزا عابد حسین...... جب میں شیعہ تھا تو برجستہ تقریر کرتے ہوئے اسٹیج پر ہی اپنی غیر معمولی ذہانت سے نئی نئی

حدیثیں گڑھ کر سنایا کرتا تھا‘‘]

جھوٹے مر گئے تم جیسی اولادوں کو بخار بھی نہیں آیا۔ لو تمہارا جھوٹ یہیں پکڑ گیا جیلانی صاحبزادے! شیعوں کے ہاں حدیثوں کے بیان کرنے اور سننے کے لئے منبر ورنہ کرسیاں ہوتی ہیں اسٹیج اور چوکی تو تمہارے ہی یہاں ملے گی اگر تم میں صداقت کی کچھ بو باس ہے تو ان مقامات اور جگہوں کا نام بتاؤ جہاں عابد حسین نے شیعوں میں تقریریں کیں۔ تمہیں معلوم ہے یہ ایک جاہل ہے جواب تمہارے ہاں علامہؑ روزگار بنا ہے عابد حسین سے پوچھ کر بتاؤ کہ اس نے شیعوں کے کس اسکول میں تعلیم پائی اور کس مجتہد کا اجازہ اس کے پاس ہے؟

تم لکھتے ہو۔

[’’اگر علمائے شیعہ نے موقع دیا تو انشاء المولیٰ تعالیٰ پچیسوں
کتاب صرف متعہ سے متعلق مسلسل نذر ناظرین کرتا رہوں گا‘‘]

تمہاری ایک کتاب ’’جوڑا بغیر نکاح‘‘ ہمیں ملی جس کا جواب ’’بال کی کھال‘‘ کے نام سے بطور ’’تازیانہ‘‘ جارہا ہے۔ ہم تمہاری ہر کتاب کا جواب انشاء اللہ اس طرح پیش کریں گے کہ تمہیں انتظار کی زحمت نہ ہوگی۔ ؏

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے ‏ ‏ ‏ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

هل من مزيد؟